Presented By: www.jafrilibrary.com

امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ کی بشارتیں

آسمانی کتابوں میں

تالیف:

حجۃ الاسلام والمسلمین محمد فقیہ نیا

مترجم:

مولانا سید نثار حیدر نقوی

ادارہ فروغ تعلیمات ائمہ (افتا)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

عجل اللہ تعالیٰ

امام مہدی کی بشارتیں آسمانی کتابوں میں

تالیف:

حجۃ الاسلام والمسلمین محمد فقیہ نیا

مترجم:

مولانا سید نثار حیدر نقوی

Presented By: www.jafrilibrary.com

ادارہ فروغِ تعلیمات ائمہ (افتا)

رحمت اللہ بک ایجنسی

کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون: 2431577

Presented By: www.jafrilibrary.com

2019.12

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

نام کتاب : امام مہدیؑ کی بشارت آسمانی کتابوں میں

مولف : محمد فقیہ نیا

مترجم : مولانا سید نثار حیدر نقوی

پروف ریڈنگ : مولانا سید بلال حسین نقوی مدرس جامعہ علمیہ کراچی

طبع : اول

کمپوزنگ وٹائٹل : مجاہد حسین حرؔ قائم گرافکس 03452401125

تعاون اشاعت : ادارہ فروغِ تعلیمات ائمہؑ۔

قیمت : 60روپے

ناشر:

قائم گرافکس

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس کراچی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار

الحمدللہ رب العالمین و صل اللہ علی محمد و الہ الطاھرین

اس کے نام سے آغاز کر رہا ہوں جو مومنین کے قلوب کی ہدایت کرنے والا اور مجرمین کے گناہوں کو بخشنے والا، صاحب عزت واقتدار اور ساتھ ہی ساتھ کریم بھی ہے۔

حمد اسی کو سزاوار ہے جو بے نیاز ہے اس کا دست رحمت کھلا ہے احسان جتائے دیتا ہے۔

ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں کہ تعریف اس کی ذات باری سے مخصوص ہے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ناچار ولاوارث افراد کا دوست اور بے پناہوں کی پناہ گاہ ہے۔

پھر خدا، انبیاء، ملائکہ مقربین اور روئے زمین کے صالح مومنین و مومنات کے بہترین درود وسلام ہوں اشرف مخلوقات، سید کائنات، فخر خلائق خاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت اطہار علیہم السلام پر جو آسمان ولایت کے چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔

اس مقدمہ میں مندرجہ ذیل امور مذکور ہیں۔

۱۔ مؤلف کی تعلیمی وتربیتی زندگی پر ایک نظر۔

۲۔ تألیف کتاب کی وجہ۔

۳۔ مقدمۂ کتاب۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ا۔ مؤلف کی تعلیمی وتربیتی زندگی پر ایک نظر

میں رب کعبہ کا حقیر غلام اور بارگاہِ اہل بیت عصمت وطہارت کا مخلص عقیدت مند ہوں۔

تقریباً ۱۳۵۵ھ شمسی میں علوم دینی کے حصول کا آغاز کیا اور بابرکت ابتدا آیۃ اللہ ایازی دام ظلہ کے توسط سے کی۔ کچھ عرصہ بعد مشہد مقدس چلا گیا اور آقائے موسوی نژاد کے مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم شروع کی اس دوران انقلاب کی شروعات تھیں اور اس کی گہما گہمی۔

پھر سطحیات اپنے پدر بزرگوار حضرت آیت اللہ شکر اللہ فقیہ نیا کے پاس پڑھیں اور ان سے میں نے علمی و عملی طور پر بہت فوائد حاصل کئے۔ والد بزرگوار خود بھی نجف اشرف کے فاضل علماء میں شمار ہوتے تھے حضرت آیت اللہ خوئی کے پاس پڑھتے بھی تھے اور خود سطحیات اور خارج فقہ کی تدریس بھی کرتے تھے۔ ان کی علمیت کے ثبوت کے لئے استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ سید محمد روحانیؒ کا یہ جملہ کافی ہے کہ ''نجف میں تین طالب علم تھے'' جن میں سے ایک میرے والد بزرگوار تھے یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ بزرگ علماء کی نظر میں طالب علم ایک جید عالم کو کہا جاتا ہے نہ کہ ایک معمولی طالب علم کو۔

نیز جب میں حوزہ علمیہ قم گیا تو وہاں حضرت آیت اللہ العظمیٰ آملی کی خدمت میں بیٹھا تھا تو آپ نے میرے والد گرامی کے لئے آیت اللہ کا کلمہ استعمال فرمایا۔ اگر ہم علماء و مراجع کی زبانی والد محترم کے علم و تقویٰ کا مقام بیان کرنا چاہیں تو ایک مفصل

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور مستقل کتاب درکار ہوگی۔ زیادہ تفصیل اس مختصر کتاب کی گنجائش سے باہر ہے۔

علاوہ ازایں والد بزرگوار نے تفسیر وفقہ میں کافی کتابیں لکھی ہیں چنانچہ علماء کے حالات پر مشتمل کتاب ''گنجینۂ دانشمندان'' میں علمائے آمل کے حالات کے ذیل میں والد کی کتابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ یہ کتابیں اپنے مؤلف کی علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

بندۂ حقیر کچھ عرصہ اپنے والد کا شاگرد رہا اس کے بعد حوزہ علمیہ قم میں آ گیا اور تقریباً ایک دورہ درس خارج اصول اور خارج فقہ (کتاب بیع وخیارات وصلاۃ وحج) استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید محمد روحانی کے پاس پڑھا اور ان کی وفات کے بعد استاد محترم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید محمد صادق روحانی کے درس میں شریک ہوا اور اب تقریباً تین سال سے فقہ اور اصول کے درس خارج کی تدریس کر رہا ہوں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

۲۔ تألیف کتاب کی وجہ

تالیف کتاب کی ایک بنیادی وجہ خدا کی خوشنودی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی رضایت ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ موجودہ دور میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود مبارک کے ضمن میں اور یہ کہ آنجناب علیہ السلام کہاں تشریف رکھتے ہیں اس ضمن میں بہت سے شیطانی وسوسے اپنا کام کر رہے ہیں جو شیاطین جن وانس کی طرف سے پیدا شدہ ہیں اس لئے ضروری سمجھا کہ ایک ایسی کتاب تالیف کی جائے جو نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت اور دین کے مخالف اور متعصب افراد کے لئے اتمام حجت ہو۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

آپ جانتے ہیں کہ جب پروردگار کی طرف سے انسان کا امتحان مقصود ہو تو شیاطین جن وانس اپنے حملے شروع کر دیتے ہیں تا کہ مومنین کے دلوں کو راہ حق سے بھٹکا دیں اور ان کے ایمان میں خلل پیدا کریں تا کہ وہ حق کے راستے پر ثابت قدم نہ رہ سکیں۔

گذشتہ ادوار (ابتدائے اسلام) میں اس طرح کے شیطانی حملوں کے کچھ واضح نمونے قرآن مجید نے بھی پیش کئے ہیں مثلاً غزوۂ بدر میں جب مسلمان کفار سے مقابلے کے لئے میدان میں آئے تو سب پیاسے تھے حتی کہ طہارت کے لئے بھی پانی میسر نہ تھا کیونکہ پانی کے تمام ذخیرے کفار نے پہلے آکر اپنے تصرف میں کر لئے تھے۔

یہاں پر شیطان نے وسوسہ پیدا کرنا شروع کیا کہ اگر دین اسلام برحق ہوتا تو کفار تعداد، پانی اور دیگر سہولیات کی رو سے تم پر برتری نہ رکھتے۔

اس دوران حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مومنین نے دعا مانگی اور خدا کی رحمت نے برسنا شروع کر دیا۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں:

"لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

(سورہ انفال......۸،۹،۱۰)

لیکن اللہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات سے حق کو تقویت دے اور کافروں کی جڑ کو کاٹ دیتا کہ حق ثابت ہو جائے اور باطل ختم ہو جائے اگر چہ مجرم اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ وقت (یاد کرو جب پریشانی کے عالم

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں میدان بدر میں) اپنے رب سے تم مدد چاہ رہے تھے اور اس نے تمہاری خواہش کو پورا کر دیا (اور کہا) کہ میں تمہاری ایک ہزار ایسے فرشتوں سے مدد کروں گا جو ایک دوسرے کے پیچھے آ رہے ہوں گے۔ لیکن خدا نے یہ صرف تمہاری خوشی اور تمہارے اطمینان قلب کیلئے کیا ورنہ بغیر خدا کی جانب (رجوع) کے کامیابی نہیں ہے یقیناً اللہ توانا اور حکیم ہے۔

ہم نے یہ کتاب تالیف کی ہے کہ جس طرح خداوند عالم جنگ بدر کے موقع پر باران رحمت کے ذریعے شیطان کا مکر و فریب بے اثر کر دیا تھا اور مومنین کے دلوں کو متحد کر دیا تھا اور انہیں راہِ حق پر ثابت قدم رکھا تھا اسی طرح ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کی طباعت کے ذریعے ہم قلوب مومنین کو متحد، انہیں راہِ حق پر ثابت قدم اور شیطانی ہتھکنڈوں کو بے اثر کر دیں گے۔ البتہ اس کام کے لئے ہم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک، انکے اہل بیت اطہار علیہم السلام اور بالخصوص اپنے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مدد کے طلبگار ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

۳۔ مقدمۂ کتاب

باطل پر حق کی اور ظلم پر عدالت کی فتح و کامرانی، ایک دین کے سائے تلے اور پرورگار عالم کی طرف سے مقرر ایک عادل حکمران کے ماتحت ایک عالمی حکومت و سلطنت کے قیام کا نظریہ ایسی حکومت جس میں انسانی اقدار کا فروغ اور ایک عالمی نجات دہندہ کے توسط سے مدینہ فاضلہ کی تشکیل کا ایجنڈا سرفہرست ہے۔ ایک ایسا نظریہ ہو جس پر بالخصوص اسلام اور بالعموم تمام الٰہی ادیان معتقد رہے ہیں اور معتقد ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ طرزِ فکر تمام ادیان میں ایک بنیادی اصل کی حیثیت رکھتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے۔ جو انسانی فطرت میں لازمی جز کے طور پر رکھا گیا ہے۔

بلکہ یہ ایک ایسا امر ہے جو انسان کے پورے وجود کی اندرونی آواز ہے کہ "ایک روز آئے گا جب باطل پر حق کو فتح حاصل ہوگی اور پھر ظلم اور بے عدالتی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

قرآن مجید پوری قطعیت کے ساتھ فرماتا ہے:

"وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ"

ہم نے ذکر (تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ میرے صالح بندے زمین (کی حکومت) کے وارث ہونگے۔ (سورہ انبیاء......۱۰۵)

پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے:

"وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ"

ہمارا ارادہ ہے کہ ان لوگوں پر ہم احسان کریں جو زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اور انہیں زمین کا وارث اور اہل زمین کا پیشوا بنا دیں۔ انہیں زمین میں ثباتِ قدم عطا کریں' (ان کی حکومت کو مستحکم کر دیں) اور فرعون، ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھائیں جس کا انہیں خوف ہے۔ (سورہ قصص......۵،۶)

مزید فرماتا ہے:

"قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۬ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ"

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: خدا سے مدد چاہو اور صبر اختیار کرو کہ زمین خدا ہی کی ہے اپنے بندوں میں سے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ (سورہ اعراف......۱۲۸)

جی ہاں! قرآن کے مختلف مقامات پر یہ وعدے کئے گئے ہیں نہ صرف قرآن بلکہ تمام آسمانی ادیان نے اس دن کی بشارت دی ہے اور سب نے کہا ہے کہ آخر کار دنیا کا سب سے بڑا اصلاح کنندہ آئے گا مغربی اصطلاح میں آخری زمانے کے اس دورانیے اور ایک غیبی نجات دہندہ اور بزرگ مصلح کا انتظار "فورتوسیزم" کہلاتا ہے۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ادیان و مذاہب میں موجود ہے مثلاً مذہب زرتشتی، مذہب یہودی، عیسائیت کے تین مذاہب (کیتھولک، پروٹسٹ اور آرتھیڈک) بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ نبوت کے تمام مدعی اپنے اعتقادات میں اس مسئلے کو بنیادی عنوان قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح تمام آسمانی کتابوں مثلاً زبور، زند، حکی، صفیناہ، اشعیاء شاکمونی ہند، انجیل منی، وید، اور پاتکیل (ہندوستان) جاماسب نامہ، انجیل یوحنا اور دانیال وغیرہ میں اس دن کی بشارت دی گئی ہے۔

بنابرایں یہ تمام مذاہب کی اعتقادی بحث ہے اور اس پر متعدد کانفرنسیں تشکیل دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کانفرنس ظہور مہدی علیہ السلام کی مناسبت سے سوڈان میں فروری ۱۸۸۵ء میں منعقدہ کانفرنس بھی شامل ہے۔ "مہدویت کی الف با" نامی کتاب میں دامستر سے "۱۳ صدیوں میں مہدی" نامی کتاب کے ذریعے سے منقول ہے:

"آپ جانتے ہیں کہ محمدؐ نے کس طرح اپنی شریعت کی بنیاد رکھی، جب آپؐ آئے تو جزیرہ نمائے عرب میں قومی سطح پر رائج پرانے شرک کے علاوہ تین بیرونی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ادیان موجود تھے۔ یہودیت، عیسائیت اور زرتشت

ان تینوں میں پایا جانے والا مشترک نکتہ یہ تھا کہ یہ تینوں ایک ایسی ماورائے طبیعت قدرت کا اعتقاد رکھتے تھے جو آخری زمانے میں ظہور کرے گی اور دنیا کی کھوئی ہوئی عدالت اور نظم وضبط کو واپس لائے گی اور انسان کی دائمی سعادت کے مقدمات فراہم کرے گی۔

آپ سب نے یسوع کی کتاب زندگی میں اس موضوع سے مربوط بحث پڑھی ہے ان تینوں ادیان کی تعلیمات کے مطابق منجی بشریت کے ظہور سے پہلے دنیا میں بدی کی طاقت حکم فرما ہوگی"۔

یہ مطالب ہمارے مدعا کو بوضوح ثابت کر رہے ہیں اگر وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے اور کچھ اس کے ظاہری کلمات سے سمجھا جارہا ہے وہ کچھ جہات سے غیر واقعی ہے لیکن وہ بہر کیف منجی موعود کی اور عدالت کی برقراری کا اقرار کررہا ہے۔

انشاء اللہ اس کتاب میں ہم آسمانی کتابوں میں موجود ان بشارتوں کو بیان کریں گے جن تک ہماری رسائی ہوسکی ہے۔ نیز اس بارے میں شیعہ وسنی روایات بھی لکھی جائیں گی۔ البتہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس ضمن میں تمام روایات کو بیان کرنے کی بجائے صرف چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں۔ البتہ دوسرے موضوعات جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلق ہیں ان پر بعد میں دیگر کتب میں بحث کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور قارئین کرام کو حقیقت تک رسائی کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

محمد فقیہ نیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

بشارت اول (شاکمونی ہند)

اس کتاب میں مندرج تمام بشارتیں مستند ہیں۔

پہلی بشارت شاکمونی سے نقل ہوئی ہے شاکمونی ہندوؤں کے نزدیک پیغمبر اور صاحب کتاب مشہور ہے اور وہ اس کے بہت معتقد ہیں۔ اس کی کتابوں سے جو مطالب نقل کئے جا رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یقیناً ولی اللہ تھا کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں جو بشارتیں ذکر کی ہیں وہ الٰہی ادیان بالخصوص دین اسلام سے زیادہ قریب ہیں ان بشارتوں میں سے ایک آخری زمانے میں بزرگ مصلح کا ظہور ہے اس کے کلمات کچھ اس طرح ہیں؛

"بشارات کمونی.......... دنیا کی بادشاہت سید مخلوقات جہان کشن (ہندی زبان میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام گرامی "محمدؐ" کو "کشن" کہا جاتا ہے) فرزند بزرگوار پر ختم ہوگی اور وہ دنیا کے مشرق و مغرب کے پہاڑوں اور بادلوں پر حکمران ہوں گے وہ بادلوں پر سوار ہوں گے اور فرشتے ان کے نوکر ہوں گے جن وانس آپ کی خدمت میں ہوں گے، سوڈان کے استوائی صحراؤں سے لے کر قطب شمالی کے زیریں علاقوں اور ماوراءالبحر تک ان کی حکمرانی ہوگی۔

دین خدا ایک دین ہوگا اور تازہ زندگی حاصل کرے گا ان (بزرگوار) کا نام "ایستادہ" (قائم) ہوگا اور وہ خداشناس ہوں گے۔"

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

بشارت کے غور طلب نکات

۱۔ اشرف المخلوقات کے عنوان سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی دین مبین اسلام کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مخفی نہ رہے کہ آنحضرت کا اسم مبارک تمام ادیان میں مختلف زبانوں میں آیا ہے البتہ یہ ایک مستقل موضوع ہے اور ایک جداگانہ کتاب کا متقاضی ہے جو ہماری بحث سے خارج ہے۔

۲۔ دنیا کی بادشاہت پیغمبرؐ کے فرزند پر ختم ہوگی۔ یہ کلام امت مسلمہ میں بھی موجود ہے۔ جس کی طرف بعض روایات میں اجمالاً اشارہ موجود ہے۔

۳۔ پورے جہاں کو اپنے تصرف میں لائیں گے۔

۴۔ تمام جہاں کا ایک دین ہوگا اور دین اسلام زندہ ہو جائے گا۔

۵۔ ان کا اسم مبارک قائم اور خدا شناس ہوں گے۔

یہ مشترک نکات شیعہ اور سنی روایات میں واضح طور پر موجود ہیں۔ بعض اوقات انسان انہیں تعجب سے دیکھتا ہے لیکن یہ قابل تعجب بات نہیں ہے کیونکہ تمام ادیان اللہ کی طرف سے آئے ہیں لیکن افسوس کہ جعل سازوں اور تحریف کرنے والوں نے دین میں تحریف کر کے اکثر احکامات کو تبدیل کر دیا اور اسے تناقضات کا مجموعہ بنا دیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہر دین اور ہر کتاب کے مطالب و مضامین وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہیں اور ان میں کسی قسم کا تضاد نہیں پایا جاتا۔ بطور نمونہ وہ مطالب پیش کیے جا سکتے ہیں جو تحریف کرنے والوں کی دسترس سے محفوظ رہے ہیں یا بطور کامل وہ ان میں نفوذ حاصل نہیں کر سکے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ ہر دین ایک مخصوص زمانے کے معاشرے یا مخصوص افراد

Presented By: www.jafrilibrary.com

2019.1

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے لئے لایا گیا چنانچہ وہ مدت ختم ہونے کے بعد دین بھی ختم اور نسخ ہو گیا پھر ایک نیا دین لایا گیا جو نئے تقاضوں کے مطابق اور پہلے سے کامل تر تھا (یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا) اب دین اسلام جو آخری دین ہے روزِ قیامت تک کیلئے ہے اور تمام ادیان سے کامل ترین ہے اسی لئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی خاتم الانبیاء کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر اس میں ایسے مسائل بھی ہیں جو تمام سابقہ ادیان کے بنیادی اصول شمار کئے جاتے تھے۔ بنا برایں تمام ادیان کو چاہئے کہ کم از کم ان مسائل میں اتفاق رائے پیدا کریں مثلاً توحید، نبوت وغیرہ کے علاوہ ان مسائل میں غیبی پیشگوئیاں بھی ہیں جو اس (زمانے کے) پیغمبر کے معجزات میں شمار ہوتی ہیں چنانچہ آئندہ سطور میں آپ انہیں ملاحظہ فرمائیں گے۔ تمام مذاہب سے بالاتر ہو کر امت مسلمہ کی روایات میں یہ مطالب اور نکات واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

اہل سنت کی روایات

پہلی روایت

"اخرج سلیمان القندوزی الحنفی فی ینابیع المودة عن ابن عباس قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

ان خلفائی و اوصیائی و حجج الله علی الخلق بعد لاثنی عشر اوّلهم علی و آخرهم ولدی المهدی فینزل روح الله عیسیٰ بن مریم، فیصلی خلف المهدی و تشرق الارض

Presented By: www.jafrilibrary.com

2019

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

بنور ربها و یبلغ سلطانه المشرق و المغرب"۔ (ینابیع المودة از قندوی حنفی صفحه ۴۴۷ طبعة استنبول ۱۳۰۲ هجری)

سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ میں ابن عباس کے ذریعے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد میرے جانشین، وصی اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں بارہ افراد ہیں۔ سب سے پہلے علی علیہ السلام اور سب سے آخری میرا بیٹا مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہے۔ پس حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ (یعنی اس کی اقتداء کریں گے) اور (میرا یہ بیٹا) زمین کو نور خدا سے روشن کردے گا اور اس کی بادشاہت، مشرق سے مغرب تک مشتمل ہوگی۔

دوسری روایت

"عن حذیفه...... قال : قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

المهدی رجل من ولدی کالکوکب الدری"۔ (فرائد السمطین جوینی جلد ۲ بحار جلد ۵۱ صفحه ۹۱)

حذیفہ یمانی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میری اولاد میں سے ایک کا نام مہدی ہوگا جس کا چہرہ پر نور ستارے کی مانند ہوگا۔

تیسری روایت

"عن حذیفه قال : قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

المهدیرجل من ولدی وجه کالکوکب الدری اللون لون عربی، و الجسم اسرائیلی یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً یرضی فی خلافته اهل السماء، والطیر فی الجو یملك عشرین سنة"۔ (عقد الدرر باب سوم)

حذیفہ کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اولاد اور نسل میں سے ایک مرد مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوگا اس کی صورت روشن ستارے کی مانند، اس کا رنگ عربی (خوبصورتی کی رو سے) ہیکل اسرائیلی (تنومندی کی طرف اشارہ ہے) زمین کو عدل سے بھر دے گا بعد اس کے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کی خلافت کے دور میں اہل آسمان اور ہوا میں محو پرواز پرندے بھی راضی و خوشنود ہوں گے۔ ان کی بادشاہت کی مدت بیس سال ہوگی۔

مذکورہ روایات میں اس امر کی طرف واضح اشارہ موجود ہے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ البتہ ہم نے متعدد و کثیر روایات میں سے چند روایات پیش کی ہیں۔ اب بطور تبرک چند شیعہ روایات پیش کرتے ہیں۔

روایت اول:

"عن اکمال الدین بسندہ عن السید عبدالعظیم الحسنی قال: دخلت علی سیدی محمد بن علی الجواد (علیه السلام) و انا ارید ان اسأل عن القائم (عجل الله تعالٰی) اهو المهدی ام غیرہ؟

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

فابتدانی فقال (علیه السلام) : یا ابا القاسم ان منا هو المهدی الذی یجب ان ینتظر فی غیبته، و یطاع فی ظهوره، و هو الثالث من ولدی، و الذی بعث محمدًا بالنبوة، و خصنا بالامامة، انه لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله ذلك الیوم حتی یخرج فیه فیملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا و ان الله تبارك و تعالی یصلح له امره فی لیلة کما اصلح امر کلیمه موسٰی(علیه السلام) اذ ذهب لیقتبس لاهله نارا فرجع و هو رسول نبی ثم قال(علیه السلام) افضل اعمال شیعتی انتظار الفرج". (اکمال الدین للشیخ صدوق، جلد ۲ صفحه ۳۷۷، ۳۷۸، بحار الانوار جلد ۵۱ صفحه ۱۵۶)

کتاب اکمال الدین میں مرحوم صدوقؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ سید عبدالعظیم حسنیؒ سے روایت کی ہے: فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد جواد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ سے "قائم" (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے بارے میں پوچھوں گا کہ وہ مہدی ہے یا کوئی اور......؟

لیکن قبل اس کے کہ میں ان سے پوچھوں، خود ہی ابتدا کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوالقاسم (حضرت عبدالعظیم کی کنیت ہے)! مہدی ہم میں سے ہیں وہی کہ زمانہ غیبت میں جن کا انتظار ہم سب پر واجب ہے اور ظہور کے وقت ان کی اطاعت واجب ہے۔ وہ میری نسل میں سے تیسرے فرزند ہیں۔ خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث بہ رسالت

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور ہمیں مخصوص باامامت فرمایا! اگر دنیا کی عمر صرف ایک ہی دن کیوں نہ رہ جائے خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کرے گا کہ وہ اس دن ظاہر ہوں اور زمین کو عدل وانصاف سے پر کردیں درحالانکہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی بالکل اس طرح جیسے خداوند عالم نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امر کی اصلاح فرمائی وہ گئے تھے کہ اپنے عیال کے لئے آگ لے آئیں جبکہ واپس پلٹے تو پیغمبر اور نبی بن چکے تھے۔

پھر فرمایا: میرے شیعہ کا بہترین عمل ظہور کا انتظار کرنا ہے۔

دوسری روایت

"عن ابی حمزة الثمالی : قال سألت الباقرا (علیه السلام): یابن رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) الستم کلهم قائمین بالحق:

قال (علیه السلام): بلٰی۔

قلت : فلم سمی القائم قائما؟

قال (علیه السلام): لما قتل جدی الحسین (علیه السلام) ضجت الملائکة الیٰ الله عز و جل بالبکاء و النجیب (الی ان قال) ثم کشف الله عز و جل عن الائمة (علیهم السلام) من ولد الحسین (علیه السلام) للملائکة فسرت الملائکة بذلك فاذا احدهم قائما یصلی فقال (عز و جل):

بذلك القائم انتم منهم ای من قتلة الحسین (علیه السلام)"

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ قائم برحق نہیں ہیں؟

فرمایا: کیوں نہیں۔

میں نے عرض کی: پھر حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہی قائم کیوں کہا گیا ہے؟

فرمایا: جب میرے دادا امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو ملائکہ نے خداوند عالم کے حضور نالہ زاری کی .... پھر فرمایا: پس خداوند عالم نے نسل امام حسین علیہ السلام سے ائمہ معصومین علیہم السلام فرشتوں کو دکھائے تو فرشتے خوش ہو گئے۔ اس وقت ایک امام کھڑے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے تو خداوند عالم نے فرمایا: میں اس قائم کے ذریعے قاتلان امام حسین علیہ السلام سے انتقام لوں گا۔

تیسری روایت

"عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) قال اذا قام القائم (علیہ السلام) دعا الناس الی الاسلام جدیدا، و ھداھم الی امر قد دُثر و ضل عنہ الجمھور.

و انما سمی القائم مھدیا لانہ یھدی الی امر مضلول عنہ و سمی القائم لقیامہ بالحق"۔ (بحار الانوار جلد۵۱ صفحہ۳۰ حدیث۶، ارشاد شیخ مفیدؒ)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب قائم قیام فرمائیں گے تو لوگوں کو نئے سرے سے اسلام کی دعوت دیں گے وہ ایک ایسے امر کی طرف ان کی رہنمائی کریں گے جو پرانا ہو چکا ہوگا اور اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہوں گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور قائم کو ہی مہدی کہا گیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو ایک ایسے امر کی طرف ہدایت کریں گے جو ان سے گم ہو چکا ہے اور پرانا ہو چکا ہے۔ اور انہیں قائم اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ برحق قیام کریں گے۔

واضح رہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کو قائم کہنے کی وجہ تسمیہ کے بارے میں امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے منقول سابقہ روایات میں اختلاف اور منافات نہیں پائی جاتی کیونکہ دونوں میں مندرج مطالب کا یکجا ہونا ممنوع نہیں ہے۔ دوسری روایت میں تلوار سے قیام و جہاد کرنے کو وجہ تسمیہ بنانے کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کا خروج اور قیام یہ امر حق برائے حق ہے۔ ممکن ہے کہ سوال کیا جائے کہ امام حسین علیہ السلام نے بھی تو مسلح قیام کیا تھا۔ پھر انہیں قائم کیوں نہیں کہا گیا؟

جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف نکلنے پر مامور تھے دشمنوں سے ان کا مبارزہ اور جہاد اسلام کے دفاع اور اسے ظلم کا شکار ہونے سے بچانے کی خاطر تھا لہٰذا سید الشہداءؑ نے جنگ میں پہل نہیں کی بلکہ دشمن کی طرف سے حملے کا آغاز ہوا۔

ثانیاً یہ کہ امام حسین علیہ السلام نے حر سے فرمایا: تھا: ہم اہل کوفہ کی دعوت پر آئے ہیں اگر تم لوگ نہیں چاہتے تو ہم واپس پلٹ جاتے ہیں۔

جبکہ حضرت بقیۃ اللہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) ابتداء سے ہی اللہ کی طرف سے قیام و جہاد پر معمور ہیں۔

اور پہلی روایت میں ایک عمومی نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ یہ معصومین علیہم السلام حجتِ خدا ہیں۔

اور ان کے قائم ہونے کی وجہ تسمیہ ان کا ظہور (پردہ اٹھ جانا) ہے۔

بہرحال ممکن ہے کہ دونوں روایتوں کی وجہ تسمیہ قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے

Presented By: www.jafrilibrary.com
2019.12
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

لئے ہی ہو۔

۱۔ وہ حق کے لئے قیام و جہاد کریں گے۔

۲۔ جب فرشتوں کے لئے پردے ہٹا دیئے گئے تو معصومین علیہم السلام میں سے آپ کو دیکھا گیا کہ کھڑے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں۔

رہی یہ بات کہ فرشتے اور ملائکہ امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی خدمت میں ہوں گے تو اس نکتہ پر متعدد روایات دلالت کرتی ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر اگلی بشارت میں کریں گے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
2019
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوسری بشارت (دیہ)

ہندوؤں کی ایک آسمانی کتاب ''دیہ'' میں مذکور ہے:

''دنیا کی خرابی کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ ظاہر ہوگا جو تمام مخلوقات کا پیشوا ہوگا اس کا نام منصور ہوگا۔ اور تمام کائنات کو زیرِ نگین کر کے اپنے دین پہ لے آئے گا اور وہ سب لوگوں میں مومن اور کافر کی پہچان رکھتا ہوگا اور خدا سے جو چاہے گا وہی ہوگا''

(کتاب بشارات عہدین، یہی بیان کتاب شاکمونی میں بھی موجود ہے)

مذکورہ عبارت میں ایسے نکات موجود ہیں جو اسلام اور اس مذہب کے درمیان مشترک ہیں۔ یہ نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ آخری زمانے میں ظہور سے پہلے دنیا خراب (برباد) ہوگی۔

۲۔ ایسا بادشاہ آئے گا جو تمام مخلوقات پر امامت کرے گا اور دنیا کو اپنے تصرف میں لائے گا اور اس وقت دین ایک ہو جائے گا۔

۳۔ تمام لوگوں کی حقیقت و واقعیت سے آگاہی رکھتا ہوگا وہ جانتا ہوگا کہ مومن کون ہے اور کافر کون۔ وہ فقط لوگوں کے ظاہری حلیے کو نہیں دیکھے گا۔

۴۔ مستجاب الدعوت ہوگا۔ (یعنی اس کی دعا فوراً پوری ہوگی)۔

اسلام میں جو مطالب ائمہ معصومین علیہم السلام نے بیان فرمائے ہیں اور شیعہ و سنی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

دونوں نے انہیں نقل کیا ہے، ان کی طرف اجمالی طور پر اشارہ کرتے ہیں۔

روایت اول۔

"روی عن الامام (علیه السلام) قال: لا یخرج المهدی حتی یقتل ثلث و یبقی ثلث" (عقد الدرر)

امام علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا: مہدی اس وقت خروج کریں گے جب دنیا کی آبادی کا ایک تہائی قتل ہو جائے گا اور ایک تہائی مر جائے گا اور ایک تہائی باقی رہ جائے گا۔ (قتل اور موت کے درمیان فرق یہ کہ جنگ وغیرہ سے مر جانے کو قتل اور بیماری یا طبیعی موت سے مر جانے کو موت کہا جاتا ہے)۔

روایت دوم۔

"و روی عنه ایضا انه، قال: بین یدی المهدی، موت احمر و موت ابیض و جراد فی حینه و جراد فی غیر حینه.

فاما الموت الاحمر فالسیف، و اما الموت الابیض فالطاعون"۔ (عقد الدرر صفحه ۶۵، کتاب غیبة شیخ طوسیؒ صفحه ۲۶۷، غیبة نعمانی صفحه ۲۷۸، بحار الانوار جلد ۵۲، صفحه ۲۱۱، حدیث ۵۹)

نیز امیر المومنین علیہ السلام نے ہی فرمایا: مہدی کے خروج کے وقت دو قسم کی اموات واقع ہوں گی سرخ موت اور سفید موت اور ٹڈی ہوگی اپنے موسم میں بھی اور غیر موسم میں بھی۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سرخ موت سے مراد تلوار کی موت ہے (یعنی جنگی ہتھیاروں کے ذریعے متحقق ہونے والی) اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی (یعنی غیر قابل علاج امراض کے نتیجے میں واقع ہونے والی موت)۔ اور ٹڈی اپنے زمانے میں اور بے موسم (یہ بھی عذاب اور فصلوں کی تباہی کا کنایہ ہے چنانچہ چند سال پہلے ٹڈی دل کے حملے سے ''ایزہ'' نامی دیہات اور اس سے ملحقہ علاقے تباہی کا شکار ہو گئے اور لوگوں کا جینا دو بھر ہو گیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے اس جملے'' جراد فی حینه و جراد فی غیر حینه'' سے مراد یہ نہیں کہ تمام جگہوں پر ٹڈی دل ظاہر ہوں گے بلکہ بعض جگہوں پر ایسے واقعات پیش آنے سے بھی مولا کا کلام متحقق ہو جاتا ہے)۔

تیسری روایت۔

"و روی عنه انه قال فی حدیثه عن علائم الظهور، فیقتل یومئذ ما بین المشرق و المغرب...... ثلاثة الف الف یقتل بعضهم بعضا، فیومئذ تاویل هٰذه الآیة ''فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوٰهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ'' (سوره انبیاء......۱۵) بالسیف"۔ (بحار الانوار جلد۵۲ صفحه۲۰۷)

امیر المومنین علیہ السلام نے علامات ظہور بیان کرتے ہوئے فرمایا:

پھر تمام روئے زمین پر لڑائی ہوگی اور تین تین افراد آپس میں جدال کریں گے۔ اسی روز اس آیہ مبارکہ تاویل ظاہر ہوگی۔'' وہ لگاتار اپنے باطل نظریات پر ہی ڈٹے رہیں یہاں تک کہ ہم انہیں............۔

ان مطالب پر دلالت کرنے والی روایات فراواں ہیں اور آپ جانتے ہی

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہیں کہ ایسی جنگوں کا نتیجہ دنیا کی تباہی ہی تباہی، قتل و غارت اور تہذیبوں کے مٹ جانے کے سوا کچھ نہیں۔

دوسرے نکتے کی طرف پہلی بشارت میں اجمالی طور پر اشارہ کر دیا گیا ہے لہٰذا اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

تیسرا نکتہ:

فرات بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ مبارکہ "وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا" (سورہ بنی اسرائیل......۳۳) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا" امام حسین ابن علی علیہما السلام ہیں اور باقی آیت میں امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) مراد ہیں جن کا اسم مبارک اس آیہ میں "منصور" رکھا گیا ہے۔

چوتھا نکتہ:

"قال الصادق (علیه السلام) اذا قام قائم آل محمد (عجل الله فرجه) حكم بين الناس بحكم داود (عليه السلام) لا يحتاج الى بينة يلهمه الله (تعالیٰ) فيحكم بعلمه، و يخبر كل قوم بما استنبطوه"۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۳۹)

جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور کریں تو لوگوں کے درمیان حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح (اپنے علم کی بنیاد پر) فیصلے کریں گے اور گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ خداوند عالم انہیں الہام کرے گا۔ پس وہ اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے۔ ہر قوم نے جو کچھ چھپایا ہوگا امام

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

انہیں بتا دیں گے (یعنی آپ علیہ السلام لوگوں کے مافی الضمیر سے آگاہ ہوں گے اور سب کچھ جانتے ہوں گے پس بطریق اولٰی مومن اور کافر کی پہچان رکھتے ہوں گے)۔

انشاءاللہ اگلی بشارت میں ایسی ایک اور روایت ذکر کریں گے۔

پانچواں نکتہ۔

بحار الانوار (جلد۵۲ صفحہ۳۱۵) میں علامہ مجلسی نے امام باقر علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے۔ذیل روایت نقل کرتے ہیں:

"ثم قال ابو جعفر (علیه السلام) هو و الله المضطر فی کتاب الله فی قوله "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ"(سورہ نمل......۳)"

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) وہی مضطر ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔آیا کوئی ہے جو مضطر کو جواب دے جب وہ اسے پکارے اور اس (مضطر) کی پریشانی دور کرے اور تمہیں زمین پر خلیفہ قرار دے۔

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مستجاب الدعوت بھی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تیسری بشارت (باسک)

ہندوؤں کی ایک اور آسمانی کتاب "باسک" میں مکتوب ہے:

"آخری زمانے میں دنیا کی عمر ایک ایسے عادل بادشاہ کی حکمرانی کے بعد ختم ہو جائے گی جو ملائکہ، پریوں اور انسانوں کا پیشوا ہوگا اور حق و صداقت کا علمبردار ہوگا وہ زمینوں اور سمندروں میں چھپی ہوئی چیزوں کے بارے میں بتائے گا اس سے بڑا اور عظیم شخص دنیا میں نہ آیا ہوگا"۔

مذکورہ عبارت میں مندرجہ ذیل نکات ہیں۔

۱۔ عادلانہ حکومت کے قیام کے بعد دنیا کا خاتمہ۔

۲۔ حق اس کے ساتھ ہوگا جن وانس و ملائکہ کا امام ہوگا۔

۳۔ زمین کے اندر چھپے خزانوں کے بارے میں بتائے گا۔

۴۔ آسمان و زمین کی خبریں دے گا۔

پہلے دو نکتوں پر بحث ہو چکی ہے البتہ ملائکہ کے بارے میں کچھ بیان کریں گے۔

تیسرا اور چوتھا نکتہ:

۱۔ ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین اپنے خزانے اگل دے مثل سونا اور چاندی۔ اور اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا میں نے اس وجہ سے قتل کیا، اور قاطع رحم آئے گا اور کہے گا میں نے اس وجہ سے قطع رحم کیا تھا،

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چور آئے گا اور کہے گا چوری کی پاداش میں میرے ہاتھ کاٹے ہیں اور اسے طلب کریں گے اور کہیں گے جو چاہو اٹھا لو (لیکن) وہ کوئی چیز نہیں اٹھائے گا۔

۲۔ منتہی الآمال میں امام علیہ السلام کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے بائیسویں خصوصیت کے ذیل میں لکھا ہے: زمین وہ تمام خزانے اور گنجینے اگل دے گی جو اس میں چھپائے گئے ہوں گے یا اس کے سپرد کئے گئے ہوں گے۔

۳۔ "عن ابن عباس قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لما عرّج بی الی السماء السابعة و منها الی اسدرة المنتهی و من السدرة الی حجب النور، ناداني ربي (جل جلاله):

يا محمد انت عبدی و انا ربك، فلی فاخضع و ایای فاعبد، و علی فتوكل و بی فثق فانی قد رضيت بك عبداً (الی ان قال) و بالقائم منكم اعمر ارضی بتسبيحی و تقديسی و تهليلی و تكبيری و تمجيدی و به اطهر الارض من اعدائی و اورثها اوليائی و به اجعل كلمة الذين كفروا بی السفلی و كلمتی العلياء، به أحيی بلادی و عبادی بعلمی و له اظهر الكنوز و الذخائر بمشيتی و اياه اظهر علی الاشرار و الضمائر بارادتی و امده بملائكتی لتؤيده علی انفاذ امری و اعلان دينی ذلك وليی حقا و مهدی عبادی صدقا" (امالی صدوقؒ، بحار الانوار جلد۵۱ باب ما ورد من الاخبار القائم حدیث۲)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ساتویں آسمان پر عروج کیا پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ اور اس کے بعد

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب نوری حجابات کی طرف گیا تو میرے پروردگار نے آواز دی:

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں بس میرے لئے خضوع کرو اور صرف میری عبادت کرو اور مجھ پر توکل کرو۔ میرے اوپر بھروسا رکھو پس میں تیری بندگی پر راضی ہوں......

پھر فرمایا: تم میں سے جو قائم ہوگا اس کے ذریعے میں اپنی زمین کو ...... ذکر، تقدیس، تحلیل، تکبیر اور تمجید سے آباد کروں گا۔

اس کے ذریعے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کر دوں گا۔ اور اپنے دوستوں کو شہروں کا وارث بنا دوں گا۔ اسی (قائم) کے توسط سے میں کلمۂ کفار کو سرنگوں کر دوں گا اور اپنا کلمہ (دین) بلند کر دوں گا۔ اسی (قائم) کے توسط سے اپنے شہروں اور بندوں کو اپنے علم سے زندہ کر دوں گا اس کے لئے اپنی مرضی اور ارادے سے (زمین کے) خزانے اور گنجینے ظاہر کر دوں گا اپنے ملائکہ کے ذریعے سے اس کی مدد کروں گا تاکہ وہ میرے احکام کے نفاذ اور میرے دین کے اعلان میں اس کی تائید کریں۔ وہ میرا برحق ولی ہوگا۔ اور میرے بندوں کو سچائی کے ساتھ ہدایت کرنے والا ہوگا۔

ان روایات اور بالخصوص تیسری روایت میں صراحت کے ساتھ وہ کلمات بیان کئے گئے ہیں جو کتاب ''باسک'' میں بیان ہوئے ہیں۔ مزید وضاحت کی اب ضرورت نہیں رہی۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چوتھی بشارت (پاتیکل)

پاتیکل کا شمار بزرگ ہندوؤں میں ہوتا ہے ان کے اعتقاد کے مطابق وہ آسمانی کتاب بھی رکھتا تھا کتاب زبدۃ العارف، ذخیرۃ الالباب اور تذکرۃ الاولیاء میں پاتیکل کی کتاب سے منقول ہے کہ:

"دن کے اختتام پر دنیا نئی ہو جائے گی اسے زندگی مل جائے گی، نئی سلطنت کا مالک ظہور کرے گا یہ دنیا کے دو بڑے رہنماؤں کا بیٹا ہو گا جن میں سے ایک ناموس اعظم (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں) اور دوسرے صدیق اکبر یعنی سب سے بڑے وصی جن کا نام پشن ہے (پشن بمعنی علی ہے) اور الٰہی رہنماؤں کے اس سب سے بڑے نمائندے (نئے بادشاہ یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کا نام ہادی، مہدی اور قائم بالحق ہو گا اور یقیناً یہ بادشاہت حاصل کرے گا اور خدا کا خلیفہ ہو گا اسی کا حکم چلے گا اور اس کے معجزے بہت ہوں گے جو اس کی پناہ میں چلا جائے گا اور اس کے آباء واجداد کا دین اختیار کرے گا وہ خدا کے نزدیک سرخرو ہو گا اس کی سلطنت بہت وسیع ہو گی۔ دنیا اس پر ختم ہو گی بحر محیط، جزائر سراندیپ، قبر حضرت آدم علیہ السلام اور جبال القمر سے لے کر شمال تک ھیکل زہرہ سے لے کر شمال تک سیف البحر اور اوقیانوس تک کو مسخر کرے گا، سومنات کے بت کدے کو تباہ کر دے گا۔ جگرناتھ (ہندوؤں کا ایک بت

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جسے وہ مظہر خدا سمجھتے ہیں) اس کے حکم سے باتیں کرے گا اور زمین پر گر جائے گا تو وہ اسے توڑ دے گا اور دریائے اعظم میں گرا دے گا وہ ہر جگہ پر موجود ہر بت کو توڑ دے گا"۔

مذکورہ عبارت میں مندرجہ ذیل نکات ہیں:

۱۔ دنیا پرانی ہو جانے کے بعد نئی سلطنت کے مالک کا آنا اور بالفاظ دیگر پرانی ہو جانے کے بعد دنیا کا دوبارہ زندہ ہونا، نئی ہو جانا (یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ دنیا تباہ و برباد) نئی سلطنت کا مالک آئے گا یعنی غیبت کے بعد ظہور ہوگا۔

۲۔ دو بڑے پیشواؤں، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کا بیٹا ہوگا۔

۳۔ صاحب الزمان کے علاوہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام، (نئی سلطنت کا مالک) مہدی، ہادی و قائم بالحق ہیں۔ اور وہ اللہ کا خلیفہ ہے۔

۴۔ ان کی اطاعت اور ان کے اجداد کا دین اختیار کرنے میں خدا کے نزدیک سرخرو ہونا مضمر ہے۔

۵۔ دنیا کے آخری حکمران (اور بادشاہ) ہیں آپ کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی آپ پوری دنیا پر حکومت کریں گے۔ اور باطل کو نابود کر دیں گے۔

اس باب میں زیادہ روایات وارد ہوئی ہیں جو ان نکات پر دلالت کرتی ہیں یہ چیز بذات خود دین اسلام اور مذہب تشیع کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آیئے روایات پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

۱۔"قال علی (علیه السلام) لتعطفن الدنیا علینا بعد شماسها الضروس علی ولدها (ثم تلا هذه الآیة "وَ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ")(سورہ قصص......۵)"۔ (نہج البلاغہ جلد۴، بحار الانوار جلد۵۱ صفحہ ۶۴ حدیث۶۶)

ابن ابی الحدید نہج البلاغہ کی شرح میں کہتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام نے ایسے امام کا وعدہ دیا ہے جو زمین کا مالک یا بادشاہ ہوگا اور تمام مملکتوں پر حکمرانی کرے گا۔

امیر المومنین علیہ السلام کے کلام کا ترجمہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ کچھ کلمات کی وضاحت کر دیں۔

"لتعطفن الدنیا علینا بعد شماسها "یعنی سرکشی کے بعد رام ہو جانا، مثلاً "عفت الناقة علی ولدها" اونٹنی سرکشی کے بعد (رام ہوکر) اپنے بچے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"الضروس" اونٹنی کو کہا جاتا ہے۔ بنا بریں عبارت کا معنی یہ ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دنیا ہماری نافرمان اور سرکش ہونے کے بعد ہماری طرف رخ کرے گی جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی طرف پلٹ آتی ہے (یعنی جس طرح اونٹنی پہلے سرکشی کرتے ہوئے اپنے بچے کو دودھ نہیں پینے دیتی لیکن پھر رام ہوکر اسے دودھ پینے کا موقع فراہم کر دیتی ہے)۔

پھر آپ نے اس آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ہم نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا میں ضعیف قرار دیے جانے والے.............تا آخر۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

مخفی نہ رہے کہ اس روایت میں دو نکتے وضاحت طلب ہیں۔

پہلا نکتہ:

امیر المومنین علیہ السلام کے کلمات میں کنائے استعمال ہوئے ہیں رواں ترجمہ اس طرح ہے کہ دنیا ہم اہل بیت علیہم السلام پر جور و جفا کرنے کے بعد بالآخر ہماری ہی طرف آئے گی اور زمین کے وارث اور اس کے حکمران ہوں گے۔

دوسرا نکتہ:

آیہ مبارکہ میں مستضعفین سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

قرآن مجید میں جن مستضعفین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہی زمین کے وارث اور (لوگوں کے) پیشوا ہوں گے، وہ ہم اہلبیت علیہم السلام ہیں، خداوند عالم ہمارے مہدی کو بھیجے گا اسے عزت سے سرفراز فرمائے گا اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا۔

ان نکات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آخری زمانے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی کی حکومت ہوگی اور پوری دنیا انہی کے زیر نگین ہوگی۔

۲۔ تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام سجاد علیہ السلام سے منقول ہے:

"هم و الله شيعتنا اهل البيت يفعل الله ذلك بهم على يد رجل منا، و هو مهدى هٰذه الامة، و هو الذى قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم حتى يلى رجل من اهل بيتى اسمه اسى يملأ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

الارض قسطا و عدلا بعد ما ملئت ظلما و جورا"

(مجمع البیان : جلد ۷، صفحه۱۵۲)

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے اس آیہ شریفہ "خدا نے ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے" کی تلاوت کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! وہ ہمارے شیعہ ہیں اور خدا (زمین پر خلافت اور احیائے دین کے) اس کام کو شیعوں کے توسط سے ہمارے فرد کے ہاتھوں پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا اور وہ اس امت کا مہدی ہوگا وہی جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر دنیا کی عمر ایک دن رہ گئی ہوگی تب بھی خدا اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا کہ میرے اہلبیت سے ایک مرد آئے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

یہ روایت صراحت کے ساتھ دونوں نکتے بیان کر رہی ہے۔

باتیکل کی عبارت کا دوسرا نکتہ:

وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام کا فرزند ہوگا اگرچہ بشارت اول میں پیش کردہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف فرزندانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہوں گے، اس بشارت کی دوسری روایت بھی اس نکتے کو ثابت کرتی ہے۔

اور ضمناً ہم جانتے ہیں کہ خاتون کائنات حضرت زہرا سلام اللہ علیہا دختر پیغمبرؐ اور زوجہ علیؑ ہیں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف انہی مقدس ہستیوں کے فرزند ہیں۔ اور وہ روایات

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

جو ثابت کرتی ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

"روی الصدوق (رحمة الله عليه) عن الامام الرضا (عليه السلام) عن ابائه عن امير المومنين (عليه السلام) انه قال (عليه السلام) للحسين (عليه السلام) التاسع من ولدك يا حسين هو القائم بالحق المظهر للدين الباسط للعدل (الحديث)"۔

شیخ صدوق ؒ نے امام رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حسین علیہ السلام تیری نسل میں سے نواں فرزند ہی قائم بالحق ہوگا جو دین کو ظاہر کرنے والا اور عدل کو رائج کرنے والا ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"يخرج رجل من ولدی فی آخر الزمان، ابيض اللون مشرب بالحمرة (الحديث)"

آخری زمانے میں میری نسل میں سے ایک فرد ظہور کرے گا جس کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا۔

(۳) "عن ابوسعيد الخدری قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسم المهدی اسمی"

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف میرا اہم نام ہوگا۔

(٤)"قال امیر المومنین علی (علیه السلام) اسم المهدی : محمد(علیه السلام)و سمی بالمهدی لان الله تعالی یهدیه و یرشده الی الامور الخفیة التی لا یطلع علیها احد"(البرهان فی علائم آخر الزمان : حدیث۹)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مہدی نام ہے اور مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان پوشیدہ امور کی طرف ان کی رہنمائی کرے گا جن سے کوئی بھی آگاہ نہیں۔

(٥)"قال الامام الباقر (علیه السلام): اذا قام مهدینا اهل البیت، قسم بالسویة و عدل فی الرعیة فمن اطاعه فقد اطاع الله و من عصاه فقد عصی الله و انما سمی المهدی لانه یهدی الی الامر الخفی" (عقد الدرر باب ثالث صفحه۴۰)

اطاع الله و من عصاه فقد عصی الله و انما سمی الهدی لانه یهدی الی الامر الخفی"

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارے مہدی قیام کریں گے تو لوگوں میں اموال مساوی تقسیم کریں گے اور اپنی رعایا سے عدل وانصاف کے ساتھ پیش آئیں گے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسے ہی مہدی کہا گیا ہے کیونکہ اسے پوشیدہ امر کی طرف ہدایت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ہم نے تیسری بشارت میں امام باقر علیہ السلام سے ایک مفصل روایت نقل ہے جس میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت کو خدا کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔لہٰذا یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ اسلام کی طرح ہندو ادیان میں بھی یہ مسئلہ ایک حد تک واضح وروشن ہے۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں ہم جو اعتقاد رکھتے ہیں وہ تمام نہیں تو اصولی طور پر وہ ہمارے ساتھ یقیناً متفق ہیں۔

ہندوؤں کی طرف سے بیان کی گئی بشارتیں ذکر کرنے کے بعد اب ہم زرتشتیوں کی بشارتیں ذکر کرتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

پانچویں بشارت (جاماسب)

جاماسا کی کتاب ''جاماسب نامہ'' سے منقول ہے۔

جاماسب اور گشتاسب دونوں سہراب کے بیٹے اور ھبوط آدم علیہ السلام سے چار ہزار نو سو چھیانوے سال پہلے ہو گزرے ہیں، جاماسب نے کچھ عرصہ زرتشت کے پاس معارف حاصل کیئے اور کچھ عرصہ چنگر مہاجر (ہندی) کا شاگرد بھی رہا وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''تازیوں (عربوں) کی سرزمین سے ایک مرد ظاہر ہوگا جو ہاشم کی اولاد میں سے ہوگا وہ قوی ہکل ہوگا بڑے سر اور بڑی پنڈلی و جسم کا مالک ہوگا اور اپنے جد امجد کے دین پر ہوگا بہت بڑے لشکر کے ساتھ ایران کا رخ کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا''۔

ایک اور مقام پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتوحات کا ذکر کرتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ دین اسلام ہی دیگر تمام ادیان کو باطل (ختم) کر دے گا:

''اس پیغمبر کی بیٹی کی نسل سے وہ شخص جس کا نام'' کائنات کا سورج'' اور'' دنیا کا بادشاہ'' ہوگا خدا کے حکم سے دنیا میں اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری جانشین ہوگا۔ دنیا کے وسط میں (جو مکہ ہے) ہوگا (قیام کرے گا) اور اس کی حکومت قیامت سے متصل ہوگی اور اس کی بادشاہت کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی۔ آسمان دو ٹکڑے اور زمین پانی میں ڈوب جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

گی پہاڑ فنا ہو جائیں گے یزدان کا بڑا دشمن (اہرمن) جو گنہگار ہے اسے گرفتار کر کے قید میں ڈال دے گا۔

پیغمبروں اور صالحین میں سے ایک گروہ کو زندہ کرے گا اور اس دنیا کے بڑے اور بد کردار افراد کے ایک گروہ کو بھی، اور......................"

مذکورہ عبارت میں ایسے مطالب موجود ہیں جو اہل بیت علیہم السلام کی روایات کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں مثلاً:

۱۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ سرزمین عرب سے آئیں گے۔ اور قوی ہیکل جثّہ کے مالک ہوں گے۔ بڑے سر کی تعبیر عقل و درایت کی بزرگی کے عنوان سے استعمال ہوئی ہے۔

۲۔ تمام دنیا پر حکمرانی کرے گا۔

۳۔ پیغمبر کا آخری جانشین اور اس کی بیٹی کی اولاد میں سے ہوگا۔

۴۔ اس کی بادشاہت خداوند عالم کی طرف سے ہوگی اور دنیا کے وسط یعنی مکہ میں ہوگی۔

۵۔ اس کی حکومت و سلطنت قیامت سے متصل ہوگی۔

۶۔ اچھے نیک و صالح افراد اور انبیاء کے ایک گروہ اور غیر صالح و بد کردار افراد کے ایک گروہ کو زندہ کرے گا۔

سابقہ بشارتوں میں جن نکات کی وضاحت ہو چکی ہے ان کا تکرار نہیں کریں گے بلکہ باقی نکات کی طرف اجمالاً اشارہ کریں گے۔

۱۔ "عن حذیفه قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): المهدی رجل

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

من ولدی وجهه کالکوکب لدری، اللون عربی و الجسم اسرائیلی، یملاء الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی فی خلافته اهل السماء والطیر فی الجو یملك عشرین ستة"۔ (عقد الدرر باب سوم)

حذیفہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مہدی میری اولاد میں سے ہے اور اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند اس کا رنگ عربی اور اس کا جسم اسرائیلی (قوی ہیکل) وہ دنیا کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اس کی خلافت سے اہل آسمان اور فضا کے پرندے بھی راضی ہوں گے۔ وہ بیس سال حکومت کرے گا"۔

۲۔"قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): المهدی ولدی ابن اربعین کان وجهه کوکب دری، فی خده الایمن خال اسود علیه عبائان قطوانیتان، کانه من رجال بنی اسرائیل، یملك عشرین سنة یخرج الکنوز، و یفتح المدائن" (کتاب البیان از کنجی شافعی صفحه ۱۲۷، حافظ ابو نیم در کتاب اربعین جوینی در فرائد السمطین : جلد ۲ صفحه ۲۱۳، یوسف بن یحیی شافعی سلمی، عقدلدرر صفحه ۲۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مہدی میری اولاد میں سے ایک چالیس سالہ مرد ہوگا۔ اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند اور اس کے دائیں رخسار پر ایک تل ہوگا اس پر دو قطوانی عبائیں ہوں گی اور بنی اسرائیل کے (قوی ہیکل) افراد کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

طرح ہوگا بیس سال حکومت کرے گا زمین کے خزانوں کو باہر نکالے گا اور شہروں کو فتح کرے گا"۔

۳۔"عن الامام الرضا (علیه السلام) عن ابائه (علیهم السلام) قال: لما عرج بی الی السماء.

نادانی ربی (جل جلاله):یا محمد!

قلت: لبیك ربی. (الی ان قال) فقلت: یا رب هؤلاء اوصیائی بعدی؟

فنودیت یا محمد! هؤلاء اولیائی و احبائی و اصفیائی و حججی بعدك علی بریتی و هم اوصیاك و خلفائك و خیر خلقی بعدك و عزتی و جلالی لاطهرن بهم دینی و لاعطین بهم کلمتی و لاطهرن الارض باخرهم من اعدائی و لاملکنه مسارق الارض و مغاربها و لاسخرن له الریاح، و لاذللن له السحاب الصعاب، و لأرقینه فی الاسباب و لانصرنه بجندی و لامدنه بملائکتی حتی یعلن دعوتی، و یجمع الخلق علی توحیدی ثم لادیمن ملکه و لاداولن ملکه و لاداولن الایام بین اولیائی یوم القیامة"۔ (لنالی الشرائع جلد۱ صفحه۲، عیون اخبار الرضاعلیه السلام جلد۱ صفحه ۲۶۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرے پروردگار نے آواز دی: اے محمدؐ!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں نے عرض کی: لبیک اے میرے رب............ (یہاں تک کہ فرمایا) پھر میں عرض کی: اے میرے رب میرے بعد میرے وصی کون ہوں گے؟

مجھے بتایا گیا: اے محمدؐ! وہ میرے دوست اور چاہنے والے اور میرے چنے ہوئے اور تمہارے بعد میری طرف سے مخلوقات پر حجت ہیں۔

وہ تیرے وصی، جانشین اور تیرے بعد میری مخلوقات میں سے سب سے بہترین ہوں گے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ان کے توسط سے اپنے دین کو غالب کروں گا اور انہی کے ذریعے اپنا کلمہ بلند کروں گا اور تیرے جانشینوں میں سے آخری فرد کے ذریعے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کر دوں گا اسے مشرق و مغرب کا بادشاہ بنا دوں گا اور ہوائیں اس کے، تابع گھنے بادلوں کو اس کا فرمانبردار بنا دوں گا۔ اسے اسباب پر مسلط کروں گا۔ (اسباب پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تسلط سے مراد یہ ہے کہ جس طرح خداوند عالم نے بادل کو بارش کا سبب قرار دیا ہے اسی طرح دیگر امور کے جو اسباب اور علل وعوامل ہیں انہیں خدا امام علیہ السلام کے اختیار میں قرار دے گا) اسے میں اپنے لشکروں کے ذریعے مضبوط پشت پناہی مہیا کروں گا۔ اپنے ملائکہ کے ذریعے اس کی مدد کروں گا تا کہ میرے پیغام کو ظاہر کرے اور تمام مخلوقات کو میری توحید پر جمع کرے پھر میں اس کی بادشاہی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوام بخشوں گا اور میں قیامت تک ایسے (امن وسکون اور رحمتوں سے بھرے) دن اپنے دوستوں میں پھراتا رہوں گا۔

٤۔ "عن حذیفه قال سمعت رسول الله(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ذکر المهدی، فقال : انه یبایع بین الرکن و المقام، اسمه احمد، عبدالله و المهدی، فهذا اسماؤه ثلاثتها"۔ (بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۲۰)

حذیفہ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر پر فرماتے سنا: رکن اور مقام کے درمیان اس کی بیعت ہوگی اس کا نام احمد، عبداللہ اور مہدی ہوگا اور یہ تینوں نام اس کے ہوں گے۔

٥۔ "و بالاسناد یرفعه ابی بصیر عن ابی جعفر (علیه السلام) قال : ان القائم ینظر من یومه ذی طوی فی عدة اهل البدر ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلا حتی یسند ظهره الی حجر و یهز الرأیة المغلبة قال علی بن ابی حمزة : ذکرت ذلك لابی ابراهیم قال : و کتاب منشور"۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قائم عجل اللہ فرجہ الشریف صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ جنگ بدر کے شرکاء کی تعداد "۳۱۳" افراد تک جمع ہوں تا کہ وہ (ظہور فرمائیں) حجر اسود سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں اور فتح ونصرت کا علم بلند کریں۔

علی بن حمزہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ کلمات امام جعفر صادق علیہ السلام کی موجودگی میں ارشاد فرمائے پھر فرمایا: یہ کتاب منشور ہے (یعنی ایک

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

حتمی امر ہے)۔

دونوں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ امام علیہ السلام مکہ سے قیام فرمائیں گے جو سرزمین عرب میں واقع ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کا فارسی نام تازیان بھی عبارت میں موجود ہے۔

واضح رہے کہ اکثر روایات اس نکتے پر دلالت کرتی ہیں۔

٦۔"عن المفضل بن عمر: ذکرنا القائم، و من مات من اصحابنا ینظره.

فقال لنا الامام الصادق(علیه السلام):

اذا قام ...... اتی المومن فی قبره. فیقال یا هذا......

انه قد ظهر صاحبك، فان تشاء ان تلحق به الحق، و ان تشاء فی کرامة ربك فاقم". (حق الیقین: مؤلف سید عبدالله شبر، جلد۲، صفحه ۱۴)

مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ ہمارے درمیان حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کا تذکرہ ہوا اور یہ کہ ہمارے اصحاب (مومنین) میں سے جو مر جائے کس طرح آپ کا منتظر رہتا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس موقع پر فرمایا:

"جب وہ قیام فرمائیں گے تو مومن کی قبر میں اسے کہا جائے گا کہ اے (فلاں شخص) تمہارے صاحب (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) نے قیام فرمایا ہے اگر تم چاہو تو ان سے ملحق ہو جاؤ (یعنی زندہ ہو کر ان کے لشکر میں

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

شامل ہو جاؤ) اور اگر چاہو تو کرامت پروردگار میں مقیم رہو"۔

۷۔ دعائے عہد پڑھنے کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"من دعا الی اللہ اربعین صباحا بھذا العھد کان من انصار قائمنا فان مات قبلہ اخرجہ اللہ تعالی من قبرہ و اعطاہ بکل کلمۃ الف حسنۃ و محیی عنہ الف سیئۃ" (مفاتح الجنان (عربی) صفحہ ۵۳۹، کصباح شیخ عاملی صفحہ ۵۵۱)

جو شخص چالیس دن تک یہ دعائے عہد پڑھے وہ ہمارے قائم کے اصحاب میں سے ہوگا اور اگر وہ ظہور امام علیہ السلام سے پہلے مر جائے تو خداوند عالم اسے قبر سے نکال لے گا اور ہر کلمے کے بدلے اسے ہزار نیکیوں کا ثواب ملے گا اور ہزار گناہ معاف کرے گے۔

علاوہ ازایں دعائے عہد میں بھی ہم خدا سے یہ چاہتے ہیں کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت زندہ کرنا .... یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ ظہور امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے وقت کچھ لوگ زندہ کئے جائیں گے۔

۸۔ "قال امام الصادق (علیہ السلام) : ان الرجعة لیست بعامة و ھی خاصة لا یرجع الی الدنیا الا من محض الایمان محضا او محض الکفر محضا"۔ (بحار الانوار جلد ۵۳ صفحہ ۳۹)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"رجعت (دنیا میں واپس پلٹنا) عمومی نہیں بلکہ ایک خاص گروہ زندہ کیا جائے گا۔ دنیا میں صرف خالص مومن اور خالص کافر کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوبارہ زندہ کیا جائے گا"۔

یہ روایت بھی اس جملے پر دلالت کرتی ہے کہ خالص خوب اور خالص بدافراد زندہ کئے جائیں گے۔ خالص خوب تو امام کی خدمت اور دین حق کے قیام کے لئے زندہ ہوں گے۔ جبکہ برے افراد سے انتقام لینے کے لئے انہیں زندہ کیا جائے گا۔

اگرچہ دیگر روایات بھی اس مطلب پر شاہد ہیں لیکن ہم صرف انہیں پر اکتفا کرتے ہیں لیکن مخفی نہ رہے کہ یہ (رجعت) عذابِ قیامت کے علاوہ ایک امر ہے جو مجرموں کو پیش آئے گا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

چھٹی بشارت (زبور)

حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور سے منقول ہے اس میں امام علیہ السلام کو ایک شہزادے کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے:

"اے خدا! شریعت اور اس کے احکام اور اپنا ملک وعدالت شہزادے کو عطا فرما تا کہ تیری قوم عدالت اور تیرے فقراء پر انصاف کے ساتھ حکمرانی کرے۔

قوم کے فقراء کے فیصلے کرے گا اور مسکین بیٹوں کو نجات دے گا اور ظالموں کا خاتمہ کرے گا۔

سمندر سے سمندر تک بلکہ روئے زمین کے دور ترین نقاط تک حکومت کرے گا۔ صحرانشین اس کے حضور میں خم ہوں گے اس کے دشمن زمین بوس ہو جائیں گے بلکہ سب بادشاہ اسے سلامی پیش کریں گے اور تمام قومیں اس کی بندگی (غلامی) کریں گی۔

کیونکہ جب فقیر کی فریادرسی اور مسکین کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو وہ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) ان کی مشکلات دور کریں گے اور ذلیل و مسکین پر رحم کریں گے مسکینوں کو نجات دیں گے اور انہیں ظلم وستم سے رہائی بخشیں گے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ان کی نظر میں لوگوں کا خون محترم (اور قیمتی) ہوگا (ان کے دور حکومت میں) زمین بلکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی زراعت ہوگی جس کا محصول انسانوں کی طرح متحرک ہو جائے گا اور شہر کے باسی سبزے کی طرح پھوٹیں گے ان کا نام ہمیشہ رہے گا اور آفتاب کی طرح تاباں۔ ان کی پناہ میں لوگ برکت حاصل کریں گے۔

تمام قبائل انہیں خوش آمدید کہیں گے ان کا رعب دار نام ہمیشہ مبارک رہے گا تمام زمین ان کے جلال سے بھر جائے گی۔

داؤد ابن یسی کی دعا ختم ہوئی"۔

مخفی نہ رہے کہ ملک زادہ (شہزادہ) سے مراد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں کیونکہ آپ اس لفظ کے حقیقی و کامل مصداق ہیں۔ آپ کا پدری رشتہ آپ کے جد امجد خاتم النبیین اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام پر ختم ہوتا ہے نیز آپ کے تمام آباءِ کرام امام اور خدا کی حجت ہیں آپ کے جد اعلیٰ ہاشم بن عبد مناف ہیں جن کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام پہ منتہی ہوتا ہے اور یہ سب ہستیاں نہایت بزرگوار اور اپنے زمانے کی عظیم و یکتا ہستیاں ہیں۔

مادری رشتوں کو دیکھیں تو آپ کی ماں جناب نرجس خاتون، قیصر روم کی نواسی تھیں آپ کے آباء گرامی کی زوجات بھی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں سے منسوب تھیں مثلاً حبشہ کے بادشاہ کی بیٹی اور سب سے بڑھ کر جناب زہرا سلام اللہ علیہا جو سیدۃ النساء العالمین ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

علاوہ ازایں مذکورہ خصوصیات کے ساتھ تا حال کوئی بھی ایسا شہزادہ تخت سلطنت پر نہیں بیٹھا لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ ملک زادہ سے مراد آپ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی ہیں۔

اہم نکات:

۱۔لوگوں سے آپ کا سلوک حق صداقت اور عدل وانصاف پر مبنی ہوگا پھر ظلم نام کا کوئی مفہوم نہیں رہے گا۔تمام لوگوں سے مساوی برتاؤ ہوگا فقیروں اور مسکینوں کی مدد کریں گے۔

۲۔تمام روئے زمین پر مسلط ہوں گے۔

۳۔کاشتکاری بہت ہوگی اور پیداوار بھی فراواں ہوگی۔

واضح رہے کہ بعض نکات کو ہم سابقہ بشارتوں میں بیان کر چکے ہیں البتہ تیسرے مطلب کی تائید میں چند روایات پیش کرتے ہیں۔

۱۔"روی عن رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انه قال : ابشروا بالمهدی...... و یقسم صحاحها بالسوية، و يملأ قلوب امة محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غنی و یسعهم عدله، حتی انه یأمر منادیا ینادی من له حاجة الی؟

فما یاتیه احد الا رجل واحد یاتیه یسأله له المهدی : ائت السادن حتی یعطیك، فیاتیه فیقول : انا رسول الله المهدی الیك لتعطینی مالا، فیقول : احث

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

(ہریر)، فیحثی ما لا یستطیع ان یحمله فیلقی منه حتی یکون قدر ما یستطیع ان یحمله فیخرج به فیندم و یقول : انا کنت اجشع امة محمد نفسا کلهم دعی الی هذا المال فترکه غیری، فیرد علیه فیقول السادن : انا لا تقبل شیئا اعطیناه........ الحدیث". (کتاب الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۰۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی بشارت دوں کہ مہدی آرہا ہے............... پھر فرمایا: اور اموال مساوی تقسیم کرے گا اور امت محمدیہ کے قلوب کو بے نیاز کردے سب سے عدالت کے ساتھ پیش آئے گا۔ یہاں تک کہ ان کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا کہ آیا کوئی ہے جو مجھ سے کوئی حاجت رکھتا ہو؟

صرف ایک شخص آئے گا اور مال کی درخواست کرے امام علیہ السلام اس سے فرمائیں گے خزانچی کے پاس جاؤ اور مال وصول کرلو۔

وہ خزانچی کے پاس آکر کہے گا مجھے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے بھیجا ہے تاکہ تجھ سے مال وصول کروں۔

خزانچی سے کہے گا جتنا مال چاہے خزانے سے اٹھالو۔

وہ شخص اتنا مال جمع کرے گا کہ اس سے اٹھایا نہیں جاسکے گا پھر وہ مال اتنا کم کرے گا کہ بآسانی اٹھاسکے۔ چنانچہ وہ مال اٹھا کر باہر نکلے گا تو پشیمان اور شرمندہ ہوجائے گا اور دل میں کہے گا کہ میں امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آیا...... یہ سوچ کر وہ پلٹ آئے گا اور مال واپس کرے گا لیکن خزانچی اسے کہے گا: ہم جو چیز عطا کر دیتے ہیں واپس نہیں لیتے"۔

۲۔"روی عن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہ قال : ...... فیجئ الیہ الرجل فیقول یا مھدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) اعطنی اعطنی فیحثی فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ" (ینابیع المودۃ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کچھ مطالب بیان فرمانے کے بعد) فرمایا: پس حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا: یا مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) مجھے کچھ عطا فرمائیں، مجھے عطا فرمائیں، مجھے عطا فرمائیں۔

تو حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف اس کے دامن میں اتنا مال ڈالیں گے کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

سابقہ دو روایات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امام لوگوں کے درمیان اموال تقسیم فرمائیں گے اور غنی و فقیر کا لحاظ کئے بغیر مساوی طور پر عدالت کے ساتھ بلکہ اس کے علاوہ بھی اتنا مزید عطا فرمائیں گے کہ وہ غنی و بے نیاز ہو جائیں گے۔

۳۔"روی ابو سعید الخدری عن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہ قال : تتنعم امتی فی زمن المھدی نعمۃ لم یتنعموا مثلھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قط، ترسل السماء علیهم مدرارا، و لا تدع الارض شیئا من نباتها الا اخرجته"۔ (کتاب الرسالة الشافعی، کتاب عقد الدرر)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی حکومت کے دوران لوگوں کو اتنی نعمتیں میسر ہوں گی کہ اب تک ایسی نعمتوں سے بہرہ مند نہ ہوئے ہوں گے۔ آسمان سے بے شمار بارشیں ہوں گی زمین ہر طرح کی نباتات اگائے گی۔

٤۔"و قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یخرج فی آخر امتی المهدی، یسقیه الغیث، و تخرج الارض نباتها و یعطی المال صحاحا، و تکثر الماشیة و تعظم الامة"

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخر میں مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ظہور کرے گا اور خداوند عالم اسے بارشوں سے سیراب کرے گا (یعنی اس زمانے میں بہت بارشیں ہوں گی)۔ اور زمین اپنی نباتات کو خوب اگائے گی اور وہ (مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف) مال کو صحیح طریقے سے عطا کریں گے (یعنی مساوی تقسیم کریں گے) راستے زیادہ (آباد) ہوجائیں گے اور امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت ملے گی۔

٥۔"و قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)...... و ترید المیاہ فی دولته و تمد الانهار و تضاعف الارض اکلها"۔ (عقد الدرر باب ۷ صفحہ ۱۳۹)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ....: امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت میں پانی زیادہ ہوگا اور طولانی نہریں نکالی جائیں گی۔ اور زمین سے کھانے پینے کی چیزیں زیادہ حاصل ہوں گی۔

۵۔"قال مولانا علی امیر المؤمنین (علیه السلام) فی ضمن حدیث طویل...... و لو قد قام قائمنا لأنزلت السماء قطرها و لاخرجت الارض نباتها......حتی تمشی المرأة بین العراق و الشام لا تضع قدمیها الا علی النبات......"

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے (ایک طولانی حدیث کے ضمن میں) فرمایا: ہمارے قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) جب بھی قیام کریں گے آسمان سے بارشیں نازل ہوں گی اور زمین اپنی نباتات اگائے گی ....(پھر فرمایا) حتی کہ ایک عورت عراق اور شام کے درمیان سفر کرے گی تو اس کا ہر قدم سبزے پر پڑے گا۔

۷۔"قال علی (علیه السلام) فی حدیثه عن الامام المهدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) و یزرع الانسان مدا یخرج له سبع مأة مد كما قال الله تعالی: "مَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَ اللهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ"(سورہ بقرہ......۲۶۱)"۔ (عقد الدرر باب ۹ صفحہ ۲۰۰)

حضرت علی علیہ السلام نے (امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے عہد حکومت کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بارے میں ایک طولانی حدیث کے ضمن میں) فرمایا: اس زمانے میں انسان ایک مد اناج کاشت کرے گا اور سات سو مد پیداوار حاصل کرے گا چنانچہ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے: "وہ اس بیج کی مانند ہیں جس کے سات خوشے نکلیں اور ہر خوشے میں سو دانے ہوں اور خدا جس کے لئے چاہے دوگنا یا کئی گنا کر دیتا ہے"۔

یہ سب روایات امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی برکت سے لوگوں کی اقتصادی حالت کی بہتری اور ان کے اموال میں برکت پیدا ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ساتویں بشارت (زبور)

حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد رب العزت ہے:

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ" (سورہ انبیاء......۱۰۵)

ترجمہ:

ہم نے ذکر (تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ میرے صالح بندے زمین (کی حکومت) کے وارث ہوں گے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی تسلی کے لئے کہا گیا ہے کہ شریر افراد کی شرارتوں سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ یہ خشک گھاس کی طرح کاٹ دیئے جائیں گے خدا پر توکل کریں، اسی سے لولگائیں، مطمئن رہیں اور صبر کریں۔ ارشاد ہوتا ہے:

"شریر لوگ مٹ جائیں گے جب کہ خدا پر توکل کرنے والے زمین کے وارث ہوں گے تھوڑے ہی دن ہیں کہ پھر شریر آدمی تلاش کرنے سے بھی نہیں ملے گا۔ لیکن متواضع (منکسر المزاج) زمین کے وارث ہوں گے اور پر امن زندگی سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ برے اور

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

شریر لوگوں نے تلواریں تان رکھی ہیں کہ مظلوم و مسکین لوگوں کا قتل عام کریں لیکن ان کی کمانیں ٹوٹ جائیں گی۔ خدا اپنے نیک بندوں کے دن جانتا ہے اور ابدی میراث انہی کی ہوگی۔ امتحان کے زمانے میں شرمندہ نہیں ہوں گے اور قحط دنوں میں بھی سیر ہو کر کھائیں گے لیکن شریر ہلاک ہو جائیں گے اور خدا کے دشمن فنا بلکہ دھوئیں کی طرح ضائع و نابود ہو جائیں گے کیونکہ خدا کے متبرک بندے ہی زمیں کے وارث ہوں گے جب کہ خدا کی بارگاہ سے دھتکارے ہوئے اور لعنتی افراد نابود ہو جائیں گے سچے ہی زمین کے وارث اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

خدا کی پناہ طلب کرو اس کے دین کے محافظ بنو کیونکہ وہ تمہیں ہی زمین کی وراثت عطا کرے گا۔ اور شریر افراد کا دور ختم ہوتے ہی یہ حقیقت تم پر آشکار ہو جائے گی۔ البتہ گنہگاروں اور بروں کا انجام تباہ کن ہوگا"۔

اس عبارت میں مندرجہ ذیل مطالب مذکور ہیں۔

۱۔ صالحین کی وراثت اور ظالمین کی تباہی و نابودی۔

۲۔ فقر و تنگدستی کا خاتمہ۔

۳۔ صبر اور ظہور کے انتظار کا حکم۔

بہت سی روایات مذکورہ مطالب پر دلالت کرتی ہیں جن میں سے ہم چند ایک ذکر کرتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

۱۔"روی عن الباقر (علیہ السلام) انہ قال : فی خبر طویل........ فاذا اجتمع عندہ عشر الاف رجل، فلا یبقی یہودی ولا نصرانی الا آمن بہ و صدقہ"۔ (کتاب العرش الواضحہ : عبدالہادی ابیاری صفحہ۲۰۶)

امام باقر علیہ السلام نے (ایک طولانی روایت کے ضمن میں) فرمایا:

........پس جب امام علیہ السلام کے پاس دس ہزار مرد جمع ہو جائیں گے اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں رہے گا بلکہ سب آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔

۲۔ یہی روایت ایک اور طرح بھی منقول ہے:

"........ فاذا اجتمع عندہ العقد (عشرۃ الآف رجل) فلا یہودی و لا نصرانی و لا احد، ممن یعبد غیر اللہ تعالی الا آمن بہ صدق، و تکون الملۃ واحدۃ : ملۃ الاسلام، و کل ما کان فی الارض من معبود سوی اللہ تعالی تنزل علیہ نار من السماء فتحرقہ" (کتاب نور الابصار : شبلنجی مصری باب ۱۵۵)

دس ہزار جنگجو جمع ہو جائیں گے تو کوئی یہودی و نصاریٰ باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی خدا کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنے والا کوئی باقی بچے گا بلکہ یہ سب کے سب آپ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔ اس وقت ایک ملت ہو گی، ملت اسلامیہ اور خدا کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

علاوہ جو معبود بھی روئے زمین پر موجود ہوگا آسمان سے ایک آگ آئے گی اوراسے جلادے گی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے طولانی حدیث کے ضمن میں فرمایا:

۳"........... و یسیر المهدی حتی ینزل بیت المقدس، و تنقل الیه الخزائن و تدخل العرب و العجم و اهل الحرب و الروم و غیرهم فی طاعته من غیر قتال حتی تبنی المساجد بالقسطنطنیة و ما دونها (الحدیث)"

مہدیؑ بیت المقدس تک جائیں گے اور وہاں قیام کریں گے سب خزانے ان کی طرف منتقل کئے جائیں گے اس وقت عرب و عجم غرضیکہ سب بغیر کسی خونریزی کے ان کے مطیع ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ کی مساجد وغیرہ بنائیں گے........... تا آخر حدیث۔

یہ سب روایات دلالت کرتی ہیں کہ پھر کوئی شیطانی صفت باقی نہیں رہے گا اور دین، دین واحد ہو جائے گا۔ صرف مومنین ہی باقی رہ جائیں گے۔ سابقہ بشارتوں میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ صالحین ہی زمین کے وارث ہوں گے اور مخالفین بے بس ہو کر بیٹھ جائیں گے یا مٹ جائیں گے۔ البتہ ظہور کا انتظار کرنے کے حکم پر اکثر روایات دلالت کرتی ہیں منجملہ:

ا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

"میری امت کے اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ سے انتظار فرض

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

(ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) ہے"۔

۲۔ "محمد بن الفضیل عن الرضا (علیه السلام)
قال سالته عن شیٔ من الفرج؟ فقال (علیه السلام) الیس
الانتظار من الفرج! ان اللہ عزّ و جل یقول ﴿فَانْتَظِرُوْآ اِنِّیْ
مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ﴾ (سورہ اعراف آیت ۷۰، سورہ یونس آیت
۱۰۲)"۔ (یہ حدیث تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۱۳۸ میں سورہ یونس کے ذیل میں مذکور ہے۔اور بحار
الانوار جلد ۵۲ حدیث ۲۲ صفحہ ۱۲۸ میں موجود ہے)۔

محمد بن الفضیل نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ "انتظار فرج کیا ہے؟" تو امام نے فرمایا: آیا انتظار فرج خود فرج نہیں ہے! بے شک خداوند عالم فرماتا ہے: "پس منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں"۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

آٹھویں بشارت ''اشعیاء''

بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی ''اشعیاء'' کی کتاب میں مرقوم ہے:

''یسی کے تنے سے ایک نوخیز پودا برآمد ہوگا اور اس کی جڑوں سے ایک شاخ نکلے گی اور خدا کی روح (جو حکمت و فطانت، مشورت و جبروت اور علم وخشیت کی روح ہے) اس پر جلوہ فگن ہوگی اور اسے خدا کی خشیت میں تیز ہوش بنائے گی دیکھی سنی باتوں پر تنبیہ نہیں کرے گی بلکہ کمزوروں کا فیصلہ عدل وانصاف کے ساتھ کرے گی مسکین کے لئے زمین پر بہتری کے اسباب فراہم کرے گی شریر لوگوں کو قتل کرے گی اس دورِ حکومت میں عدل و انصاف کا چرچا ہوگا۔ بھیڑیا اور بھیڑ اکٹھے زندگی گزاریں گے، شیر اور بکری، بچھڑا اور چیتا ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوں گے، چھوٹا بچہ ان کا چرواہا ہوگا، گائے اور ریچھ اکٹھے چریں گے اور ان کے بچے اکٹھے سوئیں گے، شیر گائے کی طرح گھاس کھائے گا اور شیر خوار بچہ سانپ کے بل کے ساتھ کھیلے گا، اور بچہ دودھ پینے سے توجہ ہٹا کر اژدھے کے غار میں ہاتھ ڈال دے گا، اور زمین علم دانش سے اس طرح پُر ہو جائے گی جس طرح سمندر پانی سے بھرے ہوتے ہیں''۔

اس بشارت میں درج ذیل مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

۱۔ ''یسی کے تنے سے ایک تنا پیدا ہوگا اور اس کی جڑ سے ایک شاخ نکلے گی''

لغت میں ''یسی'' بمعنائے ''قوی'' ہے یعنی یہ فرد ایک بزرگ و باعظمت خاندان کا چشم و چراغ اور اپنی ذات میں یکتا اور دوسروں سے منفرد ہوگا اور یہ فقط امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ اس لفظ کا استعمال حضرت داؤد علیہ السلام کے باپ کے بارے میں جو راعوت کے نواسے تھے اور اتنے قوی تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اتنی عظیم شخصیت و شہرت کے باوجود ان سے منسوب تھے۔............ اگر یسی کو حضرت داؤد علیہ السلام کا باپ کہیں تو یہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر (یہ کلمہ) منطبق ہو رہا ہے اور عبارت میں ہے کہ یسی کے تنہ سے ایک نہال نکلے گا اور اس کی جڑ سے ایک شاخ برآمد ہوگی۔ یہاں یسی سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اگلی عبارت سے اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ اکثر پیغمبر حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے فقط پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہٰذا شاخ کی تعبیر استعمال کی جو اس نہال سے نکلے گی جو تنہ سے برآمد ہوگا۔ بنابرایں یہاں پر اس تعبیر کے مصداق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وصی ہیں،

اور اس موعود ہستی میں تمام صفات کمالی ہونی چاہئیں۔

۲۔ اس کے احکام خواہشات نفسانی یا دوسروں کے مشورے کے تابع نہیں بلکہ وہ اپنے علم واقعی کے ساتھ عادلانہ حکم کرے گا۔

۳۔ اشرارع (برائیوں) کو مٹا دے گا یا شریر سے مراد شیطان ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہاتھوں قتل ہوگا پھر برائی کا کام نہ رہے گا اور عدالت برقرار ہوگی۔ پھر درندے اور دیگر زہریلے جانور بے ضرر ہو جائیں گے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

۴۔ عقل وعلم اپنے کمال اور عروج پر ہوں گے۔

کچھ نکات میں تو سابقہ ابحاث میں اشارہ ہو چکا ہے باقی بعض بھی ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں مذکور ہیں منجملہ

۱۔ "عن جابر عن ابی جعفر (علیه السلام) قال : ان العلم بكتاب الله (عز و جل) و سنة نبيه (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ينبت فی قلب مهدينا كما ينبت الزرع عن احسن نباته، فمن بقی منكم حتی يلقاه، فليقل حين يراه : السلام عليكم يا اهل بيت الرحمة و النبوة و معدن العلم و موضع الرسالة و روی ان التسليم علی القائم (عجل الله تعالی) ان يقال : السلام عليك يا بقية الله فی ارضه" (بحارالانوار جلد ۵۱، صفحہ ۳۶ حدیث ۵، اصول کافی)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کتاب خدا اور سنت نبی کا علم ہمارے مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے دل میں اس طرح پرورش پاتا ہے جس طرح زراعت کی بہترین اقسام زمین سے نشو ونما پاتی ہیں تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے ان کو دیکھتے ہی کہے گا: اے اہلِ بیتِ رحمت ونبوت، اے معدن علم وموضع رسالت آپ پر سلام ہو۔

اور روایت ہے کہ حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف پر سلام کرتے ہوئے کہیے "اے بقیۃ اللہ فی ارضہ آپ پر درود وسلام ہو"۔

۲۔ "محمد بن عيسى، عن يونس، عن حريز قال :

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سمعت ابا عبداللہ (علیہ السلام) یقول : لن تذھب الدنیا حتی یخرج رجل منا اھل البیت یحکم بحکم داؤد (علیہ السلام) و آل داؤد، و لا یسأل الناس بینة"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ ۳۲۰ حدیث ۲۱، اصول کافی جلد۱ صفحہ ۳۹۷)

محمد بن عیسیٰ سے اور حریز سے رویت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ہم اہل بیت علیہم السلام سے ایک مرد ظہور کرے گا اور لوگوں کے درمیان حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کی آل کی طرح فیصلے کرے گا اور اسے گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔

۳۔"عن ابان قال : سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول : لا یذھب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحکم بحکومة آل داؤد لا یسأل عن بینة، یعطی کل نفس حکمھا"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ ۳۲۰ حدیث ۲۲، اصول کافی جلد۱ صفحہ ۳۹۷)

ابان سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے ختم ہونے سے پہلے مجھ سے ایک مرد ظہور کرے گا اور آل داؤد کیطرح فرمانروائی کرے گا گواہوں کے بارے میں نہیں پوچھے گا اور ہر شخص کو اس کا (صحیح) حکم سنائے گا۔

۴۔"معاویة الدھنی عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) فی قول اللہ تعالی (یعرف المجرمون بسیماھم فیوخذ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بالنواصی و الاقدام) فقال(علیه السلام) فی قول الله تعالیٰ (یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام.........سورہ رحمن آیت۴۱) فقال (علیه السلام) یا معاویة ما یقولون فی هذا؟

قلت : یزعمون ان الله تبارک و تعالیٰ یعرف المجرمون بسیماهم فی القیامة فیأمر بهم فیؤخذ بنواصیهم و اقدامهم فیقولون فی النار.

فقال(علیه السلام) لی : و کیف یحتاج الجبار تبارک و تعالیٰ الی معرفة خلق أنشأهم و هم خلقه.

فقلت : جعلت فداك و ما ذلك؟

قال(علیه السلام): لو قام قائمنا أعطاه الله السماء فی أمر بالکافر فیؤخذ بنواصیهم و اقدامهم، ثم یخبط بالسیف خبطا"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۳۲۰ حدیث۲۲،۲۳۱)

معاویہ دہنی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے (یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام............سورہ رحمن آیت۴۱) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے معاویہ! اس آیہ مبارکہ کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کی: خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کو روزِ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قیامت ان کی ''سیما'' سے پہچان لے گا پھر امر فرمائے گا کہ انہیں پیشانیوں اور قدموں سے پکڑلو۔

امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جس خداوند جبّار نے مخلوقات کو خلق فرمایا ہے وہ انہیں پہچاننے کا محتاج کس طرح ہوگا؟

میں نے عرض کی: آپ پر قربان جاؤں پھر کیا مراد ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو خداوند عالم انہیں ''سیما'' (چہروں کی شناخت کا علم) عطا کرے گا پھر امر کرے گا کہ کافروں کو پیشانیوں اور اقدام سے پکڑیں اور انہیں بری طرح ماریں۔

ان روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام علم الٰہی کی کان (معدن) اور خدا کی رحمت ہیں۔ آپ کا حکم عدالت واقعیت (حقیقت) پر مبنی ہوگا وہ ہرگز خواہشات نفسانی اور دوسروں کی گواہی پر صادر نہیں کیا جائے گا۔

۵۔"روی السید علی بن عبدالحمید فی کتاب الانوار المضیة باسنادہ الی احمد بن الایادی یرفعہ الی اسحاق بن عمار قال: سالتہ عن انظار اللہ تعالٰی ابلیس وقتا معلوما ذکرہ فی کتابہ فقال: ''فانك من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم'' (سورہ حجر......۳۸، سورہ ص......۸۱)

قال (علیہ السلام): الوقت المعلوم یوم قیام القائم فاذا بعثہ اللہ کان فی مسجد الکوفة و جاء ابلیس حتی یجثوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

على ركبتيه. فيقول : يا ويلاه من هذا اليوم، فيأخذ بناصيته فيضرب عنقه، فذلك (يوم الوقت المعلوم) منتهى اجله"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۳۷۶ حدیث۱۷۸)

اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خداوند عالم نے شیطان کو یوم معلوم تک کی مہلت دی چنانچہ قرآن مجید میں ہے"فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم"پس وہ یوم معلوم کونسا دن ہے؟

امام نے فرمایا: وقت معلوم سے مراد روزِ قیام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ہے جس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو مبعوث فرمائے گا تو آپ مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے ہوں گے اس وقت شیطان پیٹتا ہوا آئے گا اور کہہ رہا ہوگا ہائے یہ روز...... امام علیہ السلام اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر اس کی گردن کاٹ دیں گے یہ روز وہی "وقت معلوم" ہے اور شیطان کی عمر کا آخری دن۔

۶۔"عن الحسين بن خالد قال : على بن موسى الرضا(عليه السلام) : لا دين لمن لا ورع له، و لا ايمان لمن لا تقية له، ان اكرمكم عندالله عزّ و جل. اعملكم بالتقية قبل خروج قائمنا فمن تركها قبل خروج قائمنا فليس منا فقيل له : يا بن رسول الله(صلى الله عليه وآله وسلم) و من القائم منكم اهل البيت؟

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قال(علیه السلام): الرابع من ولدی ابن سیدة الاماء، یطهر الله به الارض من کل جور، و یقدسها من کل ظلم و هو الذی یشك الناس فی ولادته، و هو صاحب الغیبة قبل خروجه، فاذا خرج اشرقتِ الارض بنور ربها و وضع میزان العدل بین الناس، فلا یظلم احد احدا.........الی آخر الحدیث . "(بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۲۲۱،۲۲۲ حدیث۲۰)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص متقی نہیں وہ دیندار نہیں اور جو (تقیہ کے مقام پر) تقیہ نہیں کرتا، ایمان نہیں رکھتا۔ خداوند عالم کے نزدیک تم میں سے گرامی ترین شخص وہ ہے جو قیام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف سے پہلے تقیے پر زیادہ عمل کرتا ہے۔ پس جو شخص ہمارے قائم کے قیام وظہور سے پہلے تقیہ ترک کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

پوچھا گیا: اے فرزند رسولؐ! آپ اہل بیت میں سے قائم کون ہے؟

فرمایا: میری نسل میں سے چوتھا فرد، کنیزوں کی خاتون کا فرزند۔ خداوند عالم اس کے ذریعے زمین کو ہر قسم کے ظلم وجور سے پاک و طاہر کردے گا۔ اسی (ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف) کی ولادت میں لوگ شک کریں گے یہ اپنے خروج (ظہور) سے پہلے غیبت میں وقت گزارے گا اور جب ظہور کرے گا تو زمین کو اپنے پروردگار کے نور سے نورانی کردے لوگوں کے درمیان میزان عدل برقرار کرے گا۔ ظلم نہیں کرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

گا..................................تا آخر حدیث"

۷۔"الاربع مائة قال امیر المومنین (صلوات الله علیه): بنا یفتح الله و بنا تختم الله و بنا یمحوا الله ما یشاء و بنا یثبت و بنا یدفع الزمان الکلب و بنا ینزل الغیثفلا یغرنکم بالله الغرور، ما انزلت السماء قطرة من ماء منذ حبسه الله عز و جل و لو قد قام قائمنا لانزلت السماء قطرها، لاخرجت الارض بناتها، و لذهبت الشحناء من قلوب العباد، و اصطلحت السباع والبهائم، حتی تمشی المرأة بین العراق الی الشام، لا تضع قدمیها الا علی النبات، و علی رأسها زبیلها لا یهیجبها و لا تخافه" (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحه ۳۱۶ حدیث ۱۱، کتاب امالی صدوق ؒ)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے ذریعے خداوند عالم نے (دنیا کا) افتتاح فرمایا اور ہمارے واسطے سے ہی خدا (دنیا کو) ختم کرے گا۔ ہمارے ذریعے سے ہی خدا زمانے کی سختیاں دور کرتا ہے اور ہماری وجہ سے ہی بارش برساتا ہے پس تمہارا غرور تمہیں خدا سے مغرور نہ بنا دے۔ جب سے خدا نے آسمان کا پانی محبوس کر رکھا ہے تب سے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں برسایا۔ اور جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو آسمان بارش برسائے گا اور زمین اپنی نباتات اگائے گی اور لوگوں کے دلوں سے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

کینہ اور دشمنی ختم ہو جائے گی۔ اور درندوں اور چوپایوں (مویشیوں) کے درمیان صلح برقرار ہوگی (امن وامان برقرار ہوگا اور خوشحالی ہوگی) اس طرح کہ عورت (اکیلی) عراق سے شام پیدل جائے گی تو اس کا ہر قدم سبزے پر پڑے گا اس کے سر پر گٹھڑی (محفوظ) ہوگی اور درندے اسے ہیجان وخوف میں مبتلا نہیں کریں گے۔

یہ روایات دلالت کرتی ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دورِ حکومت میں عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا اور ظلم وبرائیوں کا خاتمہ ہوگا۔

۸۔"عن ابی خالد الکابلی عن ابی جعفر (علیه السلام) قال: اذا قام قائمنا وضع یده علی رؤس العباد فجمع عقولهم و کمل به اخلاقهم" (بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ۳۳۶ حدیث۷۱)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو خدا بندوں کے سروں پر اس کا دست شفقت و رحمت ہوگا جس سے ان کی عقلیں جمع اور ان کے اخلاق کامل ہو جائیں گے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے دورِ حکومت میں لوگوں کی عقلیں مکمل ہوں گی بھرپور عدل وانصاف ہوگا، دشمنیاں اور کینے برطرف ہو جائیں گے، درندے اور مویشی صلح وآشتی سے رہیں گے۔

اگرچہ مزید روایات بھی ہمارے مطالب کی تائید کرتی ہیں لیکن ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

نویں بشارت (اشعیاء)

حضرت اشعیاء علیہ السلام کی کتاب میں ہی مذکور ہے:

"کون ہے جو کسی کو مشرق سے اٹھائے گا اور عدالت کو اس کا شعار قرار دے گا اقوام و ملل کو اس کا تابع اور بادشاہوں پر اسے مسلط کر دے گا اور انہیں غبار کی طرح اس کی شمشیر کے آگے اور پراگندہ گھاس کی طرح اس کی کمان کے آگے جھکا دے گا وہ ان کا تعاقب کرے گا اور ان راہوں پر سلامتی سے روانہ ہوگا جن پر اس سے پہلے قدم نہ رکھا ہوگا"۔

اس عبارت میں چند نکات قابل ملاحظہ ہیں۔

ا۔ وہ عادل ہے اور عدالت اس کا شعار ہے۔

۲۔ تمام سابقہ امتیں اس کے آگے سر تسلیم خم کریں گی اور ایک دین قائم ہو گا۔

۳۔ تمام بادشاہ اس کے زیر فرمان ہوں گے۔

ہم وہ تمام روایات بیان کر چکے ہیں جو ان نکات پر دلالت کرتی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

دسویں بشارت (اشعیاء)

کتاب اشعیاء کی مزید پیشگوئی:

''پھر جو بھی یہودیہ میں ہوگا وہ پہاڑوں کی طرت بھاگے گا اور جو گھر کی چھت پر ہوگا وہ کوئی چیز اٹھانے کے لئے چھت سے نہیں اترے گا۔ اور کوئی شخص بھی اپنا سامان اٹھانے کے لئے کھیتی کی طرف نہیں جائے گا (یہ سب اس وجہ سے ہوگا) کیونکہ اس وقت ایسی عظیم مصیبت ظاہر ہوگی کہ اس طرح کی ابتدائے عالم سے اب تک بڑی مصیبت ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہوگی''۔

عبارت کے اس حصے میں ان مصائب اور مشکلات کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانے میں آئیں گی۔ ہم نے سابقہ ابحاث میں چند روایات ذکر کی ہیں یہاں پر بھی کچھ روایات بیان کرتے ہیں۔

۱۔"عن ابی عمیر عن ابن مشکان عن بشر الکناسی عن ابی خالد الکابلی قال: قال لی علی بن الحسین(علیہ السلام): یا ابا خالد لتأتین فتن یقطع اللیل المظلم. لا ینجو الا من اخذ اللہ میثاقه اولٓئك مصابیح الهدیٰ و ینابیع العلم ینجیهم اللہ من کل فتنة مطلمة...........الی آخر"

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

امام زین العابدین علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے فرمایا: اے ابو خالد ایک زمانہ ایسا آئے گا جب فتنے اور آزمائشیں رات کے تاریک حصوں کی طرح چھا جائیں گے ان آزمائشوں اور فتنوں سے فقط وہی بچ سکے گا جس سے خدا نے پیمان لے رکھا ہوگا اور وہی (بچ جانے والے) ہدایت کے چراغ اور علم کے چشمے ہوں گے جنہیں خداوند عالم ہر فتنے اور تاریکی سے نجات دے گا............تا آخر حدیث۔

مخفی نہ رہے کہ ان مضامین پر مشتمل بے شمار روایات موجود ہیں تفصیل کے لئے متعلق کتب سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

گیارہویں بشارت (دانیال)

دانیال علیہ السلام نبی پر جو کتاب نازل ہوئی اس میں اس طرح آیا ہے:

''اس وقت بزرگ میکائیل سردار، جو تمہاری قوم کے بیٹوں کی طرف سے قائم ہے کھڑا ہوگا۔ اور ایک نہایت کٹھن زمانہ واقع ہوگا کہ اب تک ایسا واقعہ وقوع نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا، اس زمانے میں تیری قوم سے فقط وہی نجات پاسکے گا جس کے بارے میں کتاب میں مکتوب ہوگا۔ اور زمین میں بہت سے سوئے ہوئے (مردے) بیدار ہو جائیں گے جن میں بعض تو حیاتِ ابدی وسعادت ابدی اور بعض شرمندگی، خواری اور حقارت کے لئے، اور دانشمند ایک پھیلے ہوئے نور کی طرح بہت سوں کی ہدایت اور راہنمائی کریں گے اور ستاروں کی مانند ہمیشہ درخشاں رہیں گے۔

لیکن تو، اے دانیال! کلمات کو مخفی رکھو اور کتاب کو انجام کار کے زمانے تک مہر لگا کر رکھو جب تک گردش زیادہ ہو اور علم زیادہ ہو جائے۔

اس وقت میں (دانیال) نے غور سے دیکھا تو دو شخص ہیں ایک نہر کے اس طرف ہے اور دوسرے نے سوتی کپڑے پہن رکھے ہیں اور پانی پر کھڑا ہے۔ (کسی نے) پوچھا کہ یہ عجیب کام چند سال تک کئے جائیں گے؟

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

سوتی لباس میں ملبوس اس شخص نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیئے اور حیِّ ابدی کی قسم کھا کر کہا کہ ایک زمانہ، کچھ زمانوں اور آدھے زمانوں تک طولانی ہوگا۔ اور ایک مقدس قوم کی قوت کی پراگندگی (یعنی اقتدار سے اس کی محرومی کی مدت) ختم ہونے کے بعد یہ حوادث انجام پائیں گے۔ میں نے یہ باتیں سنیں لیکن انہیں سمجھا نہیں اور عرض کی کہ اے میرے آقا! آخر یہ حوادث کس طرح وقوع پذیر ہوں گے؟

انہوں نے جواب دیا: دانیال! اپنا راستہ پکڑو، کیونکہ یہ کلمات آخری زمانے تک مخفی و حتمی رہیں گے اور پاک و سفید رکھے جائیں گے تا کہ شریر و بدکردار افراد ان کے ساتھ کوئی برائی نہ کر سکیں بنا بریں کوئی بدکردار انہیں درک نہ کر سکے گا۔

لیکن دانشمند انہیں سمجھ لیں گے البتہ تم اپنے راستے کے انجام کی فکر کرو کیونکہ تم نہایت آسائش کی زندگی گزارتے ہوئے وہاں ان دنوں اپنے منصب پر فائز رہو گے۔" (کتاب دانیال پیغمبر: ف۱۲، آیات ۱ تا ۱۳)

اس بشارت میں قابل وضاحت نکتہ یہ ہے:

بزرگ میکائیلی سردار

انجیل یوحنا کے مطابق میکائیلی بزرگ سے مراد فرشتوں کا سردار ہے لیکن

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کتاب یہودا میں مورد بشارت تنہا وہ شخص ہے جو مشکل کے وقت بشریت کو نجات دینے والا ہے۔

واضح ہو کہ اس بشارت میں (بزرگ میکا ئیلی سردار) سے مراد فقط وہی فرد ہوسکتا ہے جو مشکل وقت میں بشریت کو نجات بخشے گا کیونکہ عبارت کا یہ جملہ "جو تمہاری قوم کے بیٹوں کی طرف سے قائم ہے" اس مطلب پر قرینہ ہے اس بشارت میں بشریت کے اس نجات دہندہ کی مندرجہ ذیل علامات بتائی گئی ہیں۔

ا۔ جب وہ آئے گا تو اس وقت اتنی تنگی و غربت کا زمانہ ہوگا کہ اب تک ایسا وقت نہ آیا ہوگا اور (اس سختی سے) نجات پانے والے (یعنی جن کا دین ان حالات میں بھی سلامت ہوگا) فقط وہ مومنین ہوں گے جن کے نام لکھ جا چکے ہوں گے (یعنی ان کا امتحان ہو چکا ہوگا)۔

مکتوب سے مراد منتخب شدہ افراد یا لوح محفوظ میں مکتوب افراد ہیں۔

۲۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت اور سعادت ابدی کے حصول کی خاطر بعض مومنین کا زندہ ہونا، اسی طرح کچھ کفار و دشمنان دین کا دوبارہ زندہ ہونا تا کہ ان سے انتقام لیا جا سکے اور وہ ابدی ذلت و حقارت سے دوچار ہوں۔

۳۔ ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا زمانہ معین نہیں بلکہ یہ کلمات مخفی رکھے گئے ہیں۔

۴۔ اکثر مومنین (انتظار کے طولانی) راستے میں (تھک ہار کر پیچھے) رہ جائیں گے۔ برے لوگ یقین نہیں کریں گے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مخفی نہ رہے کہ پہلے اور چوتھے نکتے میں مشترکہ بات یہ ہے کہ فقط وہ لوگ جن کے نام لکھے جا چکے ہیں، نجات پائیں گے اور چوتھے نکتے میں ہے کہ بعض مومنین رستے میں ہی پیچھے رہ جائیں گے۔

دسویں بشارت میں پیش کی گئی روایت اس مطلب پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے لہٰذا مزید روایات پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

ہماری روایات میں بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے مخفی ہونے اور یہ کہ کس زمانے میں آپ علیہ السلام قیام فرمائیں گے؟ معلوم نہیں بلکہ اس بارے میں بحث و جستجو اور وقت کا تخمینہ (اندازہ) لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ ہم بعض روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔ ”عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) قال: سالتہ عن القائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) فقال: کذب الوقاتون، انا اھل بیت لا نوقت، ثم قال: ابی اللہ الا ان یخالف وقت الموقتین“ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۰۳ حدیث ۶)

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں پوچھا (کہ کب قیام فرمائیں گے)۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا: جو لوگ ظہور کے لئے وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ ہم اہل بیت علیہم السلام کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: خداوند عالم موقتین کی تعیین وقت ظہور کی مخالفت نہ کرنے کی پرواہ نہیں فرماتا۔

۱۔ ”عن الفضل بن یسار عن ابی جعفر (علیہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

السلام) قال : قلت له : ان لهٰذا الامر وقتاً؟

فقال(علیه السلام): کذب الوقاتون، ان موسیٰ (علیه السلام) لما خرج وافداً الی ربه واعدهم ثلاثین یوماً، فلما زاده الله تعالی علی الثلاثین عشراً قال له : قومه : قد اخلفنا موسیٰ فصنعو ما صنعوا [قال] فاذا حدثنا کم بحدیثفجاء علی ما حدثنا کم به فقولوا : صدق الله، و اذا حدثنا کم بحدیث فجاء علی خلاف ما حدثنا کم به فقولوا : صدق الله توجروا مرتین" (بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۱۱۸ حدیث۴۶، کافی جلد۱ صفحه۲۹۱)

فضل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا اس امر (قیام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لئے کوئی وقت بھی مقرر ہو چکا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: جو لوگ وقت متعین کرتے ہیں جھوٹے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنے رب کی وعدہ گاہ کی طرف جا رہے تھے تو انہوں نے اپنی قوم سے تیس دن کا وعدہ کیا تھا پھر جب خداوند عالم نے ان پر دس دنوں کا اضافہ کیا تو قوم موسیٰ کہنے لگی: موسیٰ علیہ السلام نے ہم سے وعدہ خلافی کی ہے پھر انہوں نے اپنی مرضی شروع کر دی (یعنی دین سے منحرف ہو گئے) پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: جب ہم تمہیں کوئی چیز بتائیں اور وہ امر بالکل اسی طرح واقع بھی ہو جائے تو تم کہا کرو "صدق اللہ"

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

(اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا) (اس طرح تم) دوبارا اجر پاؤ گے۔

اس روایت کی طرح دیگر اکثر احادیث میں بھی صراحت کے ساتھ توقیت ظہور (ظہور کے وقت کا معین کرنے) سے نہی کی گئی ہے۔

۳۔"صفوان بن یحییٰ قال: قال ابوالحسن الرضا (علیہ السلام): واللہ ما یکون ما تمدّون اینکم الیہ حتی تمحصوا و تمیزوا، و حتی لا یبقی منکم الا الاندر فالاندر"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ ۱۱۳ حدیث۳۰)

صفوان بن یحییٰ کہتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم اس وقت تک ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو درک نہیں کر سکتے جب تک تم متفرق اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ اور نکھر نہ آؤ، صرف قلیل لوگ ہی تم میں سے باقی رہ جائیں گے۔

۴۔"عن ابی بصیر قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی (علیہ السلام) یقول: واللہ لتمیزن و (اللہ) لتمحصن و اللہ لغربلن کما یغربل الزوان من القمح"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ ۱۱۴ حدیث۳۲)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قسم بخدا تم لوگ ضرور ایک دوسرے سے جدا ہو جاؤ گے اور قسم بخدا ضرور بالضرور تم لوگ پاک ومنزہ ہو جاؤ گے (نکھر آؤ گے) اور قسم بخدا تم لوگ بالضرور اس طرح چھانٹی کئے جاؤ گے جس طرح گندم کو کھلیان میں جڑی بوٹیوں اور گانٹوں سے پاک و

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

صاف کیا جاتا ہے۔

مذکورہ دونوں روایتیں اور دیگر روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مومنین کی چھانٹی کی جائے گی۔ رہی بات غیر مومنین کی تو اس امر (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور) کا یقین ہی نہیں بلکہ وہ انکار کرتے ہیں، چنانچہ سابقہ ابحاث میں واضح ہوا، اگر یہ قابل اصلاح ہوئے اور انہوں نے توبہ کر لی تو سعادت سے ہمکنار ہو جائیں گے ورنہ ولایت و امامت کے قوی اور طاقتور ہاتھوں اور ولایت کے وفا شعار ساتھیوں کے قہر و غضب سے ہرگز بچ نہیں سکیں گے اور نابود ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

بارہویں بشارت (انجیل یوحنا)

انجیل یوحنا لاہوتی میں ہے کہ:

"آسمان پر ایک عظیم علامت پیدا ہوئی ایک مستور جن کے سر پر بارہ ستاروں والا تاج تھا اور ان کے ہاں کسی بچے کی ولادت ہو رہی تھی اور وہ دردزہ میں مبتلا تھیں۔ پھر آسمان میں ایک اور علامت پیدا ہوئی کہ ناگاہ ایک بڑا آتشی اژدھا نمودار ہوا جس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اس کے سر پر سات افسر تھے اس نے اپنی دم سے آسمان کے ایک تہائی ستاروں کو جھاڑو لگا کر زمین پر پھینک رہا تھا۔ یہ اژدھا اس خاتون کے پاس آگیا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو رہا تھا۔ اور منتظر رہا کہ بچہ پیدا ہو تو اسے کھا جائے۔

بالآخر ایک لڑکے کی ولادت ہوئی جو اپنے آہنی عصا سے روئے زمین کے تمام طوائف پر حکومت کرے گا

اس بچے کو اٹھا کر خدا اور اس کے تخت کے پاس لے گئے کہ وہ سانپ کی نگاہ سے ایک زمانہ، دو زمانے اور نصف زمانہ غائب رہے۔"

سابقہ بشارتوں میں پیش کئے گئے مطالب کے علاوہ اس بشارت میں ایسے مطالب بھی بیان کئے گئے ہیں جو اگرچہ ہماری بحث سے زیادہ مربوط نہیں لیکن ان کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ذکر پھر بھی فائدے ولطف سے خالی نہیں۔

۱۔ سانپ (اژدہا) سے مراد غاصب وظالم حکمران اور شیاطین انس وجن ہیں۔ ''اس سانپ نے ایک تہائی ستاروں کو زمین پر پھینکا'' اس جملے سے ظاہراً حضرت محسن کی شہادت کی طرف اشارہ ہے جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی پہلی قربانی تھے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے تمام آئمہ علیہم السلام حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے بلافصل فرزند تھے اور سبھی آسمان ولایت کے درخشاں ستارے تھے۔ لہٰذا چھ ماہ کے حضرت محسن کی شہادت سے ایک ثلث ستارے کم ہو گئے۔

۲۔ ''اس عورت کے سر پر ایک تاج تھا جس میں بارہ ستارے جڑے ہوئے تھے'' یہ مطلب بھی محترم قارئین کے لئے واضح ہونے ساتھ ساتھ مذہب اسلام کی حقانیت کی دلیل بھی ہے باوجودیکہ آج کل کی انجیل وہ واقعی انجیل نہیں رہی (بلکہ اس میں تحریفات کی گئی ہیں) ورنہ اس میں اختلاف نہ ہوتا۔

بہرحال مذکورہ عبارت میں ہمارے موضوع بحث سے متعلق مندرجہ ذیل نکات موجود ہیں:

۱۔ یہ مولود ولادت کے بعد آسمانوں کی طرف لے جایا جائے گا (البتہ خدا اور اس کے تخت کا استعمال درست نہیں)

۲۔ اس کی حکومت عالمی ہوگی۔

۳۔ مدتِ غیبت مشخص نہیں ہوگی جسے ایک زمانہ دو زمانے اور آدھا زمانہ کہہ کر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ حضرت دانیال کی بشارت میں بھی یہ تعبیر استعمال ہوئی ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۴۔اس کی ولادت مخفی ہو گی کیونکہ دشمنوں کا ارادہ تھا کہ آپ کو شہید کر دیا جائے۔اس باب میں وارد روایات کو بیان کرتے ہیں البتہ جو مطالب سابقہ بشارتوں میں بیان کئے جا چکے ہیں ان کا تکرار نہیں کریں گے۔

۱۔"عن محمد بن ابراهيم الكوفى عن محمد بن عبدالله المطهرى قال : قصدت حكيمة بنت محمد بعد مضى ابى محمد (عليه السلام) اسألها عن الحجة (عليه السلام) و ما اختلف فيه الناس من الحيرة التى فيها، فقالت لى : اجلس فجلست ثم قالت لى : يا محمد ان الله تبارك و تعالى لا يخلى الارض من حجة ناطقة او صامتة (هذه الرواية طويلة الى ان قالت)

فصاح ابو محمد الحسن(عليه السلام):يا عمة تناوليه فهاتيه فتناولته و اتيت به نحوه فلما مثلت بين ابيه و هو على يدى، سلم فتناوله الحسن(عليه السلام) و الطير ترفرف على رأسه،

فصاح بطير منها فقال له : احمله و احفظه و رده الينا فى كل اربعينيوما، فتناوله و طار به فى جو السماء و اتبعه ساير الطير، فسمعت ابا محمد يقول : استودعك الذى استودعته ام موسىٰ فبكت نرجس فقال(عليه السلام) لها :

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسکتی فان الرضاع محرّم علیه الا من ثدیك و سیعاد الیك کما رد موسیٰ الی امه (الی ان قال) قالت حکیمة : فقلت ما هذا الطائر؟ قال (علیه السلام) : هٰذا روح القدس الموکل بالائمة (علیهم السلام) یوفقهم و یسددهم و یربهم بالعلم "۔(بحار الانوار جلد۵۱ صفحہ۱۱ حدیث۲)

محمد بن عبداللہ مطہری کہتے ہیں کہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد جناب حکیمہ خاتون دختر امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے حجت خدا کے بارے میں سوال کروں جن کے بارے میں لوگوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے اور لوگ حیرت و سرگردانی کے عالم میں تھے۔ جناب حکیمہ خاتون نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھا تو فرمایا: اے محمد! خداوند تبارک وتعالیٰ زمین کو اپنی ناطق یا صامت حجت سے خالی نہیں چھوڑتا (یہ حدیث طولانی ہے ہم صرف متعلقہ حصہ بیان کرتے ہیں..... یہاں تک فرمایا) "پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے آواز دی، اے پھوپھی جان! میرے بیٹے کو میرے پاس لائیں۔ میں نے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو اٹھایا اور انہیں ان کے والد بزرگوار کی خدمت میں لے گئی ابھی امام علیہ السلام نے انہیں ہاتھوں پر نہیں لیا تھا کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے انہیں سلام کیا، پھر امام علیہ السلام نے انہیں اٹھایا اس بچے کے سر پر پرواز کر رہے تھے، امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان میں سے ایک کو آواز دی اور فرمایا: اسے اٹھا لو اور اس کی حفاظت کرو اور چالیس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دنوں میں ایک روز ہمارے پاس لے آیا کرو۔ پرندے نے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو اٹھایا اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا باقی پرندے بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔

پھر میں نے سنا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام فرما رہے تھے میں نے تمہیں امانت کے طور پر اس ہستی کے سپرد کر دیا کہ مادر موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جس کے سپرد کیا تھا، حضرت نرجس علیہا السلام رونے لگیں تو امام علیہ السلام نے ان سے فرمایا: چپ ہو جاؤ، تمہارے سوا کسی دوسری عورت کے پستان سے دودھ پینا اس پر حرام ہے (لہذا) جلدی تمہارے پاس پلٹایا جائے گا جس طرح حضرت موسیٰ کو (دودھ پلانے کے لئے) ان کی ماں کی طرف پلٹایا گیا.................

حکیمہ کہتی ہیں: پھر میں نے پوچھا: یہ پرندہ کون تھا؟

فرمایا: وہ روح القدس تھا جو (ہم) ائمہ علیہم السلام پر موکل ہے یہ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے ہماری رہنمائی کرتا ہے اور بچپن میں ہماری علمی تربیت پر مامور ہے"۔

۲۔"الحسن بن علی النیشا بوری عن الحسن بن المنذر عن حمزة بن ابی الفتح قال : جائنی یوما فقال لی : اُلبشارۃ! ولد البارحة فی الدار مولود لابی محمد(علیه السلام) و امر بکتمانه قلت : وما اسمه قال سمی بمحمد و

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

كنى بجعفر" (بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۱۵ حدیث ۱۸)

حسن بن منذر کہتے ہیں کہ ایک روز حمزہ بن ابی الفتح میرے پاس آیا اور کہنے لگا: خوشخبری ہو، گذشتہ رات ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اور امام نے اس کو مخفی رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

حسن کہتے ہیں میں نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟

کہنے لگا: اس کا نام محمد اور کنیت جعفر ہے۔

۳۔"عن محمد بن ابراهيم عن حكيمة بمثل الحديث الاول الا انه قال: قالت: بعث الىّ ابو محمد (عليه السلام) ليلة النصف من شهر رمضان سنة خمسين و مأتين قالت: و قلت له: يا بن رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) من امه؟ قال: (عليه السلام) نرجس. قالت: فلما كان فى اليوم الثالث اشتد شوقى الى ولىّ الله، فأتيتهم عائدة فبدأت بالحجرة التى فيها الجارية (الى ان قالت) و نادانى ابو محمد (عليه السلام): يا عمتى هلمى فتاى الىّ فتناوله و قال (عليه السلام) انطق (وذكر الحديث) قالت ثم تناوله منه و هو يقول: يا بنى استودعك الذى أستودعته ام موسى كن ودعه الله و ستره و كنه و جواره و قال (عليه السلام): ردية الى امه يا عمّه، و اكتمى خبر هذا المولود علينا، ولا تخبرى به احدا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

حتی یبلغ الکتاب اجلہ فأتیت امہ ودّعتھم ....و ذکر الحدیث الی آخرہ" (بحار الانوار جلد۵۱ صفحہ ۱۹ حدیث۲۶)

محمد بن ابراہیم جناب حکیمہ خاتون سے سابقہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں البتہ اس روایت میں محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب حکیمہ نے کہا: پندرہ رمضان (شعبان) ۲۵۵ھ کی رات ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے بلا بھیجا۔ میں نے امام سے پوچھا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مولود کی ماں کون ہیں؟ فرمایا: نرجس۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ تیسرے دن ولی خدا کی زیارت کا شوق مجھے دوبارہ ان کے پاس لے گیا میں جناب نرجس خاتون کے حجرے میں داخل ہوئی ....پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: پھوپھی جان! میرے بیٹے کو میرے پاس لائیں، میں نے بیٹا انہیں لا کر دیا تو فرمایا: اے میرے بیٹے بات کرو...... (پھر حدیث بیان کی)

اس کے بعد حکیمہ کہتی ہیں: میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے لیا، اس وقت آپ فرما رہے تھے اے میرے بیٹے! میں تمہیں اس ذات کی امان میں دیا جس کی امان میں مادر موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا۔ پس خدا کی پناہ، اس کے پردے اس کے سایہ رحمت، اس کے جوار میں رہو، پھر فرمایا: پھوپھی جان! اسے اس کی ماں کے پاس لے جاؤ اور اس مولود کی خبر کو مخفی رکھو اور کسی شخص سے اس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے بارے میں کچھ نہ کہنا، یہاں تک کہ معینہ مدت آجائے۔

حکیمہ خاتون فرماتی ہیں پھر میں مولود کو اس کی ماں کے پاس لے گئی اور ان سے رخصت طلب کر کے واپس (گھر) آگئی............(تا آخر حدیث)۔

یہ دو روایتیں ولادت امام علیہ السلام کے مخفی ہونے پر دلالت کرتی ہیں ورنہ چھپانے اور مخفی رکھنے کا حکم لغو اور بے کار ثابت ہوگا۔ چنانچہ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو صورتحال واضح ہو جاتی ہے کہ چھپانے اور مخفی رکھنے کی وجہ صرف تقیہ تھا۔ کیونکہ ظالم حکمران اور دیگر دشمن امام علیہ السلام کے قتل کا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ غیبت کی علت اور سبب پر دلالت کرنے والی روایات اسی نکتے کو بیان کرتی ہیں۔ لیکن اختصار کے پیش نظر ہم صرف ایک روایت کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

زرارہ کہتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جوان (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کو ظہور سے پہلے غیبت میں رہنا ہوگا۔

میں نے پوچھا: کیوں؟

فرمایا: ڈر کی وجہ سے (پھر امام علیہ السلام نے اپنے شکم مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) زرارہ کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام کے اشارے سے مراد قتل تھی۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۹۱ حدیث ۵)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

تیرھویں بشارت (انجیل متی)

انجیل متی میں مرقوم ہے:

''پس اگر کوئی کہے کہ اب مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو باور نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیحی اور کاذب اٹھیں گے اور آیات اور عظیم علامات کو اس طرح ظاہر کریں گے کہ منتخب شدہ اور برگزیدہ افراد کا اغوا ہو جانا (دھوکہ کھانا) بھی ممکن ہوگا ابھی میں تمہیں پہلے سے خبردار کر رہا ہوں۔

پس جب بھی کہیں کہ وہ صحرا میں ہے تو باہر نہ جانا یا اگر کہا جائے کہ خلوت میں ہے تو باور نہ کرنا، کیونکہ وہ مشرق سے بجلی کی طرح برآمد ہو گا اور مغرب تک ظاہر ہو جائے گا انسان کے فرزند کی آمد اس طرح ہو گی۔ (علاوہ ازیں) جہاں بھی مردار ہوگا گدھ وہاں اکٹھے ہو جائیں گے، رحمتوں کے بعد ان میں فی الفور آفتاب تاریک ہو جائے گا چاند اپنی روشنی کھو بیٹھے گا اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمانی قوتیں متزلزل ہو جائیں گی۔ اس وقت انسان کے فرزند کی علامات آسمان پر ظاہر ہوں گی۔

اس وقت سب گروہ مل کر سینے پر ہاتھ ماریں گے اور دیکھیں گے کہ فرزند انسان بادلوں پر سوار قدرت وجلال کے ساتھ آرہا ہے۔ وہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اپنے فرشتوں کو بھیجے گا جو ناقوس بجا کر چاروں اطراف سے منتخب شدہ افراد کو جمع کریں گے۔

سوائے باپ کے اور میرے کوئی بھی، حتی کہ ملائکہ بھی اس دن اور گھڑی سے مطلع نہیں، پس بیدار رہو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارا خداوند کس گھڑی وارد ہو جائے۔

پھر اسی فصل میں کہتا ہے: اس زمانے میں بہت سے بھٹکے ہوئے ایک دوسرے کو زیر کریں گے اور ایک دوسرے سے نفرت کریں گے، کتنے ہی جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے جو بہت سوں کو گمراہ کریں گے۔ گناہ زیادہ ہوگا جس کی وجہ سے بہت سوں کی محبت سرد ہو جائے گی"۔

مذکورہ عبارت میں بیان کئے گئے مطالب کی وضاحت ضروری ہے اور ان سے مندرجہ ذیل امور سمجھ میں آتے ہیں:

ا۔ یہ کہا گیا ہے کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔

۲۔ مسیح کے آنے سے پہلے پیغمبری کے جھوٹے دعویدار اٹھیں گے اور ایسے مسائل اٹھائیں گے جو لوگوں کو دھوکا دے کر گمراہ کرنے کا باعث بنیں گے۔ ایسے حالات میں صرف برگزیدہ لوگ ہی بچ سکیں گے۔

۳۔ "انسان کا فرزند آئے گا" یہاں پر فرزند سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی کہتا ہے کہ فقط "میں اور باپ" جانتے ہیں کہ اس کی آمد کا وقت کیا ہے؟ مخفی نہ رہے کہ اس عبارت میں خداوند عالم جل اسمہ کی جگہ "باپ" کا کلمہ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

استعمال ہوا ہے جو غلط ہے اور بائبل میں تحریف کرنے والوں کا شاخسانہ ہے۔ جو خود ایک مستقل بحث ہے۔ بہر حال کہتا ہے کہ فرزند انسان آئے گا۔

۴۔ اس کی آمد کے وقت یعنی اس کے ظہور اور قیام کے وقت کو خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

۵۔ سب گروہ مل کر سینے پر ہاتھ ماریں گے (سینہ زنی کی یہ تعبیر ایک واحد کے لئے کنایہ کے طور پر استعمال ہوئی ہے یعنی سب متحد ہو جائیں)۔

۶۔ فرزند انسان (مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف) بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے یعنی بادل ان کے تابع ہوں گے۔

۷۔ ملائکہ ان کے مددگار اور اطاعت گزار ہوں گے۔

۸۔ اپنے دوستوں کو اپنی طرف بلائے گا۔ تو تمام برگزیدہ دوست دنیا کے چاروں کونوں سے اس کی طرف لائے جائیں گے۔

۹۔ نبوت کے جھوٹے دعویداروں وغیرہ کے ذریعے کچھ لوگ راہ حق سے منحرف ہو جائیں گے۔

۱۰۔ گناہ زیادہ ہوں گے۔

۱۱۔ جو انہیں دیکھنے کا دعویٰ کرے اس کی بات پر یقین نہ کرنا۔

مذکورہ تمام مطالب پوری دنیا کے مسیحیوں پر اتمام حجت بھی ہیں اور دین اسلام مذہب تشیع کی حقانیت پر محکم دلیل بھی ہیں۔ کیونکہ موجود انجیل میں تقریباً وہی مطالب موجود ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہیں پس جس کا دل

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

نصیحت قبول کرنے والا ہے اسے بیدار ہو جانا چاہئے۔

بطور تبرک ہم بھی کچھ روایات ذکر کرتے ہیں البتہ یہ روایات ان موارد سے متعلق بھی ہیں جو گذشتہ بشارتوں میں بیان ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ان پر بحث نہیں کی۔

۱۔"عن عامر بن وائلة عن امیر المؤمنین(علیه السلام) قال : قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) عشر قبلا الساعة لا بد منها : السفیانی ولا دجال والدخان والابة و خروج القائم و طلوع اکشمس من مغربها و نزول عیسیٰ(علیه السلام) و خسف المشرق و خسف الجزیرة و نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر"۔(بحار الانوار جلد۵۲، صفحه۲۰۹، حدیث۴۸)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے دس چیزوں کا آنا ضروری ہے۔:

۱۔سفیانی ۲۔دجال

۳۔دھواں ۴۔دابۃ الارض

۵۔ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ۶۔مغرب سے سورج کا طلوع ہونا

۷۔نزول عیسیٰ علیہ السلام ۸۔مشرق میں لوگوں کا زمین میں دھنس جانا

۹۔جزیرہ نمائے عرب میں زمین کا دھنس جانا

۱۰۔عدن سے ایک آگ کا اٹھنا جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسی طرح کچھ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کریں گے۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۲۔ "عن عبداللہ بن عمر قال: قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): لا تقوم الساعة حتی یخرج نحو من ستین کذابا کلھم یقولون انا نبی" (بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۰۹، حدیث ۲۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک ساٹھ افراد نبوت کا جھوٹا دعویٰ نہیں کریں گے۔

چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک مسلیمہ کذاب، محمد علی باب، بہاء الدین (اور مرزا غلام احمد قادیانی) جیسے کئی افراد دعویٰ نبوت کر چکے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

۳۔ "عن ابی خدیجة قال: قال ابو عبداللہ (علیہ السلام) لا یخرج القائم حتی یخرج اثنی عشر من بنی ھاشم کلھم یدعو الی نفسہ"۔ (بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۰۹، حدیث ۴۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم کے ظہور سے پہلے بنی ہاشم کے بارہ افراد خروج کریں گے اور لوگوں کو اپنی پیروی کی دعوت دیں گے۔

تیسرے چوتھے اور پانچویں نکتے کے بارے میں بحث ہو چکی ہے۔

۴۔ "عن سودة عن ابی جعفر (علیہ السلام) قال:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اما ان ذا القرنین قد خیر السحابین، فاقلختار الذلول، و ذخر لصاحبکم الصعب، قال: قلت: و ما الصعب؟ قال: ما کان من سحاب فیہ رعد صاعقة او برق فصاحبکم یرکبه اما انه سیرکب السحاب، و یرقی فی الاسباب اسباب السماوات السبع و الارضین السبع، خمس عوامر و اثنتان خرابان" (بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۳۲۱، حدیث ۲۷)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ دو بادلوں میں سے ایک کا انتخاب کریں تو انہوں نے نرم و آرام دہ بادل کا انتخاب کیا چنانچہ سخت بادل کو تمہارے صاحب کے لئے ذخیرہ کرلیا گیا۔

راوی کہتا ہے میں نے سوال کیا: سخت بادل کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جن بادلوں میں گھن گرج اور بجلی یا صاعقہ ہوتی ہے انہیں صعب (سخت) کہا جاتا ہے اور تمہارا صاحب عنقریب اس پر سوار ہوگا اور اسباب کی سیر کرے گا سات آسمانوں اور سات زمینوں کے اسباب کی جن میں سے پانچ زمینیں آباد ہیں جبکہ دو برباد ہو چکی ہیں۔

۵۔"عن سهل بن زیاد ابی یحییٰ قال: قال ابو عبداللہ (علیہ السلام):

ان اللہ خیر ذا القرنین، السحابین الذلول و الصعب،

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فاختار الذلول و هو ما لیس فیه برق و لا رعد، لو اختار الصعب لم یکن له ذلك لانّ الله اذکره للقائم (علیه السلام)" (بحار الانوار جلد۵۲، صفحه۳۲۱، حدیث۲۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ خداوند عالم نے ذوالقرنین کو دو بادلوں ذلول اور صعب میں سے ایک کے چن لینے کا اختیار دیا تو انہوں نے ذلول (نرم) کا انتخاب کیا اگر وہ صعب (سخت) کا انتخاب کرتے تو ان کے بس میں نہ ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔

ان دو روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سخت ترین بادل امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے مسخر ہیں اور آنجناب علیہ السلام کے لئے ہی مخصوص ہیں۔

۶۔"و بالاسناد یرفعه الی ابی بصیر عن ابی جعفر (علیه السلام) فی حدیث طویل الی ان قال ....

فیکون اول من یضرب علی یده و یبایعه جبرئیل و مکائیل، و یقوم معهما رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و امیر المؤمنین (علیه السلام) فیدفعان الیه کتابا جدیداً هو علی العرب شدید، بخاتم رطب، فیقولون له: اعمل بما فیه، و یبایعه الثلاث مأتة و قلیل من اهل مکة.

یبایعه الثلاث مأئة و قلیل من اهل مکة.
Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ثم يخرج من مكة حتى يكون في مثل الحلقة .

قلت : و ما خلقة؟

قال(عليه السلام : عشر آلاف رجل، جبرئيل عن يمينه، و ميكائل عن شماله ثم يهز الراية الجلية"(بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۳۰۷، حدیث۸۱)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے جبرئیل و میکائیل حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ان کے ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کھڑے ہوں گے اور ایک جدید کتاب انہیں دیں گے اور وہ کتاب عربوں پر بہت سخت ہوگی اور اس کی مہر تازہ ہوگی پھر ان سے کہیں گے جو کچھ اس کتاب میں ہے اس پر عمل کرو۔

اور ان کے ہاتھ پر اہل مکہ میں سے تین سو اور کچھ افراد بیعت کریں گے پھر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مکہ سے خارج ہوں گے یہاں تک کہ ایک حلقہ کی صورت میں آجائیں گے۔

راوی نے پوچھا: حلقہ کیا ہے؟

فرمایا: دس ہزار مرد جن کے دائیں طرف جبرائیل علیہ السلام اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام ہوں گے پھر یہ پرچم جلی کو نصب کردیں گے۔

۷۔"عن زيد بن وهب الجهني، عن الحسن بن علي بن ابي طالب عن ابيه صلوات الله عليهما قال : يبعث الله

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

رجلا فی آخر الزمان، و کلب من الدهر و جهل من الناس یؤیده الله بملائکته و یعصم انساره و ینصره بآیاته، و یظهره علی الارض"۔(بحار الانوار جلد ۵۲، صفحه ۲۸۰، حدیث ۶)

امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم آخری زمانے میں ایک مرد کو مبعوث کرے گا ایسے وقت میں جب زمانہ ایک کتے کی مانند اور اس کے لوگ جاہل ہوں گے۔ خداوند عالم ملائکہ سے اس (مرد) کی تائید میں فرمائے گا اور اس کی اور اس کے اصحاب کی حفاظت فرمائے گا اور اپنی نشانیوں کے ذریعے اس کی مدد فرمائے گا۔ اور انہیں زمین پر ظاہر و غالب کرے گا۔

اس روایت میں اور اس باب کی دیگر روایات بالخصوص پہلی روایت میں ہم نے نقل کیا ہے کہ کچھ ملائکہ آپ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے مددگار رہوں گے۔

۸۔"عن جابر قال: قال ابو جعفر (فی حدیث طویل الی ان قال) فیجمع الله علیه اصحابه ثلاث و ثلاثة عشر رجلا، و یجمعهم الله علی غیر میعاد، قزعا کقزع الخزیف وهی یا جابر الآیة التی ذکرها الله فی کتابه "أَیْنَ مَا تَکُونُوا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا؟ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

قَدِیْرٌ"(سورہ بقرہ......۱۴۸)"(بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۳۹، حدیث۱۰۵،
تفسیر عیاشی جلد۱ صفحہ ۲۳۴،۲۳۵)

امام باقر علیہ السلام نے (ایک طولانی حدیث میں) فرمایا: پس خداوند عالم اس کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع کرے گا۔ اور وہ قیامت کے علاوہ (اس سے پہلے) جمع ہوں گے جس طرح خزاں کے پراگندہ بادل جمع ہوتے ہیں اور اے جابر یہ اسی آیہ مبارکہ کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر و توانا ہے۔

۹۔"عن محمد بن حنفیه عن ابیه امیر المؤمنین (علیه السلام) قال : قال رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم):

المهدی منا اهل البیت، یصلح الله له امره فی لیلة فی روایة أخری یصلحه الله فی لیلة"(بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۸۰، حدیث۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) جو ہم اہل بیت سے ہیں ان کا امر خدا ایک رات میں درست کردے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ خدا ایک رات میں اسے (یعنی اس کے امر کی) اصلاح کردے گا۔

۱۰۔"عن عبد العظیم الحسینی قال : قلت لمحمد بن علی موسی(علیه السلام) انی لأرجوا ان یکون القائم

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

(علیه السلام) من اهل بیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یملأ الارض قسطا و عدلا کماملئت ظلما و جورا .

قال (علیه السلام): یا ابا القاسم ما منا الا قائم بامر الله عز و جل و هاد الی دینه، (الی ان قال) و هو الذی تطوی له الارض، و یذل له کل صعب یجتمع الیه اصحابه عدّة اهل بدر، ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلا من اقاصی الارض و ذلك قول الله عزّ و جل ''اینما تکونوا یأت بکم الله جمیعا ان الله علی کل شیٔ قدیر'' (الحدیث)''۔(بحار الانوار جلد۵۲، صفحه۲۸۳، حدیث۱۰کافی)

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت عبدالعظیم حسنی فرماتے ہیں کہ میں امام جواد (امام محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا: بے شک میں توقع رکھتا تھا کہ اہل بیت محمد علیہم السلام سے آپ قائم ہوں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی؟

امام نے فرمایا: اے ابوالقاسم (حضرت عبدالعظیم کی کنیت) ہم اہل بیت علیہم السلام میں سے ایک قائم ہے ۔ ہم قائم بہ امر خدا اور اس کے دین کی طرف (لوگوں کی) ہدایت کرنے والے ہیں ...... یہاں تک کہ فرمایا:...... اور ان (امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لئے زمین سمٹ جائے گی (جسے اصطلاح میں طی الارض کہتے ہیں) اور ہر مشکل چیز ان پر آسان ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گی اور ان کے تین سو تیرہ اصحاب پر اصحاب بدر کی تعداد میں ہوں گے، ان کی طرف، اطراف و اکناف عالم سے جمع ہوں گے اور اسی چیز کی طرف آیہ مبارکہ اشارہ کرتی ہے: تم جہاں بھی ہو گے خداوند عالم تم سب کو لائے گا بے شک خدا قادر و توانا ہے............ تا آخر حدیث۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب ایک رات میں یا ایک ہی دفعہ اطراف عالم سے امام کے حضور جمع ہو جائیں گے ایسی بعض روایات میں عجیب نکات بھی موجود ہیں، تفصیلات کے لئے مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۰۔"عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) انہ قال(علیہ السلام): لو خرج القائم(علیہ السلام) لقد انکر الناس، یرجع الیہم شابا موفق فلایلبث علیہ الا کل مؤمن أخذ اللہ میثاقہ فی الذر الاول."۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۸۷،حدیث ۲۳)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف خروج کریں۔ تو لوگ ان کا انکار کر دیں گے وہ لوگوں میں پلٹ کر ایک جوان کی صورت میں گے جو نہایت رشید، معتدل خلق اور متوافق الاعضاء ہوں گے۔ لوگ فوراً ان کے مخالف ہو جائیں گے اور ان کی مخالفت سے فقط وہ مومن محفوظ رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں عہد لیا ہوا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور اسی بات کی طرف یہ بشارت بھی اشارہ کر رہی ہے کہ آپ پر فقط وہی لوگ ایمان لائیں گے جن کے نام مکتوب ہیں۔

۱۱۔"عن ابن صدقه عن جعفر (علیه السلام) عن ابیه (علیه السلام)، ان النبی (صلی الله علیه وآله وسلم) قال: کیف بکم اذا فسد نساؤکم، و فسق شبابکم، و لم تأمروا بالمعروف و کلم تنهوا عن المنکر.

و قیل له: و یکون ذلك یا رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم)۔

قال (صلی الله علیه وآله وسلم): نعم و شر من ذلك کیف بکم اذا أمر بالمنکر، و نهیتم عن لمعروف.

قیل: یا رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) و یکون ذلك؟

قال (صلی الله علیه وآله وسلم): نعم و شر من ذلك کیف بکم اذا رأیتم المعروف منکرا، و المنکر معروفا" (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحه ۱۸۱ حدیث ۲)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں تم پر کیا گزرے گی جب تمہاری عورتیں بکار (بانجھ) اور تمہارے نوجوان فاسق ہو جائیں؟

تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو گے۔

عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی بدتر۔

تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں نیکی، برائی نظر آئے گی اور برائی کو نیکی کے روپ میں دیکھو گے؟

بحار انوار اور دیگر کتب میں علامات ظہور کے باب میں بہت روایات موجود ہیں جن کے مطالب مختصراً اشارہ کرتے ہیں۔

اس زمانے میں علماء کم ہوں گے۔ اور قاری (قرآن) چلے جائیں گے، زکوٰۃ دینے والے زکوٰۃ نہیں دیں گے برائیاں برملا ہوں گی مساجد کی صدائیں بلند ہوں گی لیکن سب لوگوں نے دنیا کو سر پر اٹھا رکھا ہوگا اور علم کو زیر پا کیا ہوگا۔ جھوٹ بولنا ایک فیشن بن جائے گا اور غیبت، محافل و مجالس کی زینت قرار پائے گی، حرام مال غنیمت شمار ہوگا، بڑوں کا احترام ختم ہو جائے گا۔

تفصیلات کے لئے مفصل کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

۱۲۔"حدثنی ابو محمد الحسن بن احمد المکتب قال: کنت بمدینة السلام فی السنة التی توفّی فیها الشیخ ابو الحسن علی بن محمد السمری (قدس سره) فحضرته قبل وفاته بایام فأخرج الی الناس توقیعا نسخته.

بسم الله الرحمٰن الرحیم

یا علی بن محمد السمری اعظم الله اجر اخوانک

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

فيك :

فانك ميت ما بينك و بين ستة ايام فاجمع امرك و لا توص الى احد فيقوم مقامك بعد وفاتك، فقد وقعت الغيبة التامة فلا ظهور الا بعد اذن الله تعالى ذكره، و ذلك بعد طول الامد و قسوة القلب و امتلاء الارض جورا و سيأتي شيعتي من يدعى المشاهدة الا فمن ادعى المشاهدة قبل خروج السفياني و الصيحة فهو كذاب مفتر، ولا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم "(بحار الانوار جلد ۵۱ صفحه ۳۶۱، جلد،)

حسن بن محمد معروف بہ مکتب کہتے ہیں کہ جس سال شیخ ابوالحسن علی بن محمد السمری (قدس سرہ) کی وفات ہوئی، میں مدینۃ السلام میں تھا اور ان کی وفات سے چند روز پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ایک توقیع (تحریر) مجھے دکھائی جو میں نے لکھ لی (وہ تحریر امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے تھی اور اس کی عبارت یہ تھی):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے علی بن محمد سمری! خداوند عالم تمہارے (ایمانی) برادران کو تمہارے سوگ کا اجر عظیم عطا فرمائے پس تم اس دنیا سے جا رہے ہو اور تمہارے اور موت کے درمیان چھ روز کا فاصلہ ہے لہٰذا اپنے امور کو سمیٹ لو اور کسی کو اپنا جانشین نہ بناؤ کہ بتحقیق مکمل غیبت واقع ہو چکی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور خدا کے حکم کے بغیر ظہور نہیں ہوگا اور وہ وقت (ظہور کا) تب آئے گا جب مدتیں طولانی ہو جائیں گی اور دل شقاوت وقساوت سے لبریز ہو جائیں گے، اور زمین ظلم وستم سے پر ہو جائے گی ایک زمانہ آئے گا کہ میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ میرے مشاہدے کا دعویٰ کریں گے پس آگاہ رہنا کہ جو شخص بھی سفیانی کے ظہور اور صیحہ (آسمانی چیخ) سے پہلے یہ دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا، و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس بشارت میں بھی آیا ہے کہ جو شخص بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کا دعویٰ کرے گا اس کی بات پر یقین نہ کرنا۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی یہ تحریر بھی اسی نکتہ پر دلالت کرتی ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

چودھویں بشارت (انجیل مرقس)

انجیل مرقس مسیحیوں کی چار قابل قبول انجیلوں میں سے ایک ہے۔

اس میں مذکور ہے:

"پس خبردار اور بیدار رہنا اور دعا کرتے رہنا کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ وقت کب آئے گا بالکل اس شخص کی مانند جو عازم سفر ہو اپنا گھر چھوڑ کر اور اپنے ملازمین کو نگرانی کے لئے کہہ دے اور ہر ایک کے ذمے الگ الگ کام لگا دے اور چوکیدار کو بھی ہوشیار رہنے کی تاکید کر دے۔

اس طرح بیدار و ہوشیار رہو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم گھر کا مالک کب واپس آ جائے شام کو آئے یا آدھی رات کو، مرغ کی اذان کے وقت یا صبح کو، ایسا نہ ہو کہ وہ آئے اور تمہیں سویا ہوا پائے۔ کیا تمہیں جو کہتا ہوں سب کو نہیں کہتا ہوں؟"

اس عبارت میں چند مطالب ہیں:

مطلب اول: صاحب ملک کا آنا یقینی ہے۔ (اس بشارت میں اسے گھر کا مالک قرار دیا گیا ہے)۔

مطلب دوم: اس کے منتظر رہنا، غافل نہ ہونا اور اس کے ظہور اور قیام کا انتظار کرنا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

مطلب سوم: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اور خروج کا وقت معلوم نہ ہونا۔

اسی مطلب پر دلالت کرنے والی چند روایات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔"فی ذکر فتح المهدی(علیه السلام) القسطنطنية عن ابی هريرة عن النبی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قال(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) : لايقوم الساعة حتی يملك رجل رهن اهل بيتی يفتح القسطنطنية و جبل الديلم و لو لم يبق الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتی يفتحها"۔ (كفاية الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب : باب ۲۰، بحار الانوار جلد ۵۱ صفحه ۹۷)

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے بیان میں ابو ہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک فرد قسطنطنیہ کا بادشاہ بنے گا اس طرح دیلم کے پہاڑوں کو بھی فتح کرے گا۔ اگر زمین کی عمر میں ایک دن باقی رہ گیا ہے تب بھی خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کرے گا کہ امام ان شہروں کو فتح کر سکیں۔

۲۔"عن الحسين بن خالد عن الرضا(علیه السلام) عن ابائه، عن امير المؤمنين (علیه السلام) انه قال (علیه السلام) للحسين (علیه السلام) التاسع من ولدك يا حسين!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

2019.12.10

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہو القائم بالحق المظہر للذین الباسط للعدل۔

قال الحسین(علیہ السلام): فقلت: یا امیر المؤمنین و ان ذلك لكائن؟

فقال(علیہ السلام): ای و الذی بعث محمدًا بالنبوۃ و اصطفاہ علی جمیع البرئۃ و لکن بعد غیبۃ و حیرۃ لا تثبت فیھا علی دینہ الا المخلصون المباشرون لروح الیقین الذین أخذ اللہ میثاقھم بولایتنا و کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ"۔ (کافی، بحار الانوار جلد۵۱، صفحہ ۱۱۰، حدیث۲)

حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے نقل فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: اے حسین (علیہ السلام) تیری نسل سے نواں فرزند ہی قائم برحق ہوگا اور دن کو ظہر کرنے والا اور عدل وانصاف کو رواج دینے والا ہو گا۔

امام حسین علیہ السلام نے پوچھا: آیا یہ واقعہ پیش آنے والا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت پر مبعوث فرمایا اور انہیں تمام مخلوقات پر برتری دلائی۔ لیکن یہ امر ایک غیبت اور سرگردانی کے بعد ہوگا کہ اس غیبت اور حیرت میں کوئی بھی اپنے دین پر باقی نہیں رہ سکے گا۔ البتہ وہ مخلص افراد جو روحِ یقین کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

نزدیک ہیں اور خدا نے ان سے ولایت (قائم آلِ محمد علیہ السلام) کا پیمان لیا ہے اور ان کے دلوں میں ایمان کو لکھ دیا ہو اور اس نے اپنی روح کے ذریعے ان کی تائید فرمائی ہو، (ایسے مخلص افراد) باقی رہ جائیں گے۔

پہلی روایت اہل سنت کی طرف سے ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حتمی آمد پر دلالت کرتی ہے اور دوسری روایت شیعہ مکتب فکر کے طریق پر مروی ہے دونوں روایتیں صراحت کے ساتھ امام کے قیام وخروج پر دلالت کرتی ہیں جبکہ اس کے علاوہ دیگر کثیر روایات بھی اس بارے میں موجود ہیں۔

۳۔"عن الرضا (علیه السلام) عن آبائه(علیهم السلام) قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): افضل اعمال امتی انتظار الفرج لله عز و جل"۔(بحار الانوار جلد۵۲، صفحه۱۲۲ حدیث۲)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا افضل ترین عمل، خدا کی طرف سے فرج (ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کا انتظار ہے۔

۴۔"عن ابی حمزة الثمالی، عن ابی خالد الکسابلی عن علی (علیه السلام) بن الحسین (علیه السلام) قال (علیه السلام): تمتد الغیبة بولی الله الثانی عشر من اوصیاء رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و الائمة بعده، یا خالد ان اهل زمان غیبته القائلون بامامته المنتظرون لظهوره افضل اهل کل زمان،

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لان تعالٰی ذکرہ، اعطاھم من العقول و الافھام و المعرفة عندھم بمنزلة المشاھدة، و جعلھم فی ذلك الزمان بمنزلة المجاھدون بین یدی رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بالسیف اولئك المخلصون حقا، وز شیعتنا صدقا و الدعاة الی الله سرا و جھرا، و قال (علیه السلام): انتظار الفرج من اعظم الفرج"۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۲۲ حدیث ۴)

ابوحمزہ ثمالی نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے اور انہوں نے امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء اور ان کے بعد ائمہ طاہرین میں سے بارہویں ولی کی غیبت طولانی ہوگی۔

اے ابو خالد! ان کی غیبت کے زمانے کے لوگ تمام زمانوں کے لوگوں سے افضل ہوں گے جو ان کی امامت کے قائل اور ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے، ان لوگوں کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنی عقل و فہم اور معرفت سے نوازا ہوگا کہ ان کی نظر میں غیبت، مشاہدے کی منزل پر ہوگی اور وہ لوگ جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں شمشیر کے ساتھ جہاد کرنے والے مجاہدین کی طرح ہوں گے۔

درحقیقت یہی لوگ مخلصین کہلانے کے حقدار ہوں گے، اور

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہمارے حقیقی شیعہ۔اور وہ لوگ ہوں گے جو (دوسروں کو) اعلانیہ یا مخفی طور پر خدا کی طرف بلاتے ہیں۔

پھر فرمایا: فرج وکشائش (سختی دور ہونے) کا انتظار بذات خود ایک بہت بڑی کشائش ہے۔

مذکورہ روایات اور اس باب میں وارد دیگر تمام روایات دین اسلام کی حقانیت اور دنیائے بشریت کے سب سے بڑے نجات دہندہ کی آمد پر دلالت کرتی ہیں۔اور وقت ظہور کے بارے میں یہ روایات کہتی ہیں کہ جو لوگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے وقت کے تعیین کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔یہ مذکور ہے کہ "ہم ظہور و قیام کے لئے وقت مقرر نہیں کرتے"۔

ان تمام روایات اور بشارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ظہور امام علیہ السلام کے لئے کوئی معین وقت نہیں ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

پندرھویں بشارت (انجیل یوقا)

انجیل یوقا میں مکتوب ہے:

"اپنی کمریں کس لو اور چراغ جلا کر رکھو اور ایسے لوگوں کی طرح رہو جو اپنے آقا و مالک کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب وہ شادی کی تقریب سے واپس آئے گا تا کہ جب وہ آئے اور دستک دے فوراً اس کے لئے دروازہ کھول دو" (انجیل یوقا: فصل ۱۲ آیات ۳۵، ۳۶)

اس بشارت میں بھی وہی نکات مذکور ہیں جن کے بارے میں ہم نے چودھویں بشارت میں بحث کی ہے:

۱۔ امام آئیں گے اور ان کا آنا حتمی ہے یہاں پر اپنے آقا و مولیٰ کے لئے غلام کے انتظار کرنے کی مثال دی گئی ہے لہٰذا اگر امام کا آنا حتمی نہ ہوتا تو انتظار کرنا فضول ہوتا چنانچہ ہم نے اس ضمن میں روایات ذکر کی ہیں۔

۲۔ منتظر رہنے کا حکم ہے چنانچہ انتظار کی فضیلت کے بارے میں متعدد بار ہم وضاحت کر چکے ہیں۔

۳۔ ظہور کا وقت معلوم نہیں چنانچہ سابقہ بشارت میں چند روایات بیان کی گئی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

سولہویں بشارت (ایک انجیل سے)

حضرت مسیح علیہ السلام نے پروٹسٹ عیساؤں کے نزدیک قابل قبول ایک انجیل میں شمعون کو جو وصیتیں کی ہیں ان کے ضمن میں پطرس فرماتے ہیں:

"اے شمعون خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تجھے سید انبیاءؐ کے بارے میں وصیت کروں وہ پیامبر امی، عربی اور بزرگ فرزندانِ آدم میں سے ہیں اور وہ گھڑی آ جائے گی جب فرج (ظہور) قوی ہو اور نبوت بہت ہوگی اور سیلاب کی طرح ساری دنیا کو پر کر دے گی"۔

مخفی نہ رہے کہ بشارت کے آخری جملے ظاہراً امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اور ان کی حکومت کے بارے میں ہیں۔

رہا یہ جملہ کہ "نبوت بہت ہوگی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی" تو یہاں نبوت کے لغوی معانی مدنظر ہیں یعنی "انتخاب شدہ لوگ" کہ ان کے زمانے میں مشکلات بہت ہوں گی اور ظہور امام سے یہ مشکلات کشائش پیدا کریں گی (یعنی حل ہو جائیں گی) اور لوگ اس جہت سے کامل ہو جائیں گے اور جب ایک امت کی معنوی اور روحانی جہات قوی اور اکمل ہوں تو اپنے کمال کی منزل پر پہنچ جاتی ہے اور کمال کی منزل پر فائز ہونے سے ہی انسان مخلصین اور خدا کے برگزیدہ اور خاص بندوں میں شمار ہو جاتا ہے۔

پس اس بشارت میں مندرجہ ذیل مطالب کی طرف اشارہ ہوا ہے:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں وصیت فرمائی، اور یہ چیز دین اسلام کی حقانیت پر واضح دلیل ہے۔ بالخصوص یہ کلمات اس شخص کے ہیں جو مسیحیت کے علماء اور محققین میں شمار ہوتا تھا اس نے اسلام قبول کرلیا اور جو کچھ بیان کر رہا ہے وہ تعصب وعناد سے دور ہے اور پروٹسٹوں کی انجیل سے مطالب نقل ہو رہے ہیں۔

۲۔فرج وکشائش کامل کی بشارت، مومن اور مخلص زیادہ ہوں گے اور چونکہ یہ وعدہ اب تک عملی نہیں ہوا حتیٰ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی، لہٰذا آپ کے اوصیاء میں سے ایک کے بارے میں عملی ہوگا اور اس کی طرف سابقہ بشارتوں میں پیش شدہ مطالب دلالت کرتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس کتاب میں بیان ہونے والے مطالب تمام الٰہی ادیان میں موجود ہیں اور پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام نے بھی مفصلاً اس طرف اشارہ فرمایا ہے اور وعدے کیئے ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات بھی ان مطالب پر دلالت کرتی ہیں پس دنیا کے سب سے بڑے مصلح اور نجات دہندہ کی آمد اور ان کا ظہور تمام ادیان میں قابل قبول ہے، ان تمام مطالب کے علاوہ انسانی فطرت بھی اس پر گواہی دیتی ہے اور دنیا کا ہر مظلوم وستم دیدہ بلکہ ہر انسان منتظر ہے کہ ایک دن کوئی آئے گا اور دنیا کو امن وآشتی کی طرف لے جائے گا۔ اور انتظار کی یہ حالت اور انسان کا یہی فطری نکتہ باعث ہوا ہے کہ جو لوگ بھی دنیا میں برسر اقتدار آئے ہیں انہوں نے اسی راستے کو اختیار کیا ہے۔ کہ مدینہ فاضلہ تک رسائی اسی راستے سے ممکن ہے ہٹلر نے قوم پرستی کے حربے سے، لینن نے کمیونزم کا سہارا لے کر اور چرچل نے مکر وفریب اور حیلہ بازی سے............لیکن ان سب نے جو کچھ کہا وہ محض ایک سراب تھا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

انسان، مدینہ فاضلہ اور انسانی آرزوں کی آماجگاہ یعنی صلح وعدالت کے قیام تک تبھی رسائی حاصل کر سکتا ہے جب وہ ایسا راستہ اختیار کرے جسے خداوند عالم نے متعین کیا ہے اور پیغمبران گرامی علیہم السلام نے اس کی طرف سے بیان فرمایا ہے اور ان کی ذمہ داری تھی کہ لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کر دیں تا کہ وہ اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

لیکن چونکہ ہمیشہ باطل نے حق کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی ہے اور حق گویوں کو اپنے اہداف تک پہنچنے سے روکا ہے لہٰذا انسان اپنی آرزوں کی انتہا تک نہیں پہنچ سکا۔

جی ہاں! یہ آرزوئیں اسی دن پوری ہوں گی جب باطل کلی طور پر نابود ہو جائے گا۔ اور وہ دن تبھی آئے گا جب قائم برحق حجۃ ابن الحسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے اور حق کے آنے سے باطل چلا جائے گا کیونکہ باطل نے جانا ہی ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ''جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا'' ہمارا وظیفہ یہ ہے کہ زمانہ غیبت میں جو ذمہ داری ہمیں خدا کی طرف سے سونپی گئی ہے اسے انجام دیں اور خود کو ظہور امام علیہ السلام کے لئے تیار و آمادہ رکھیں اور دنیا کے اس نجات دہندہ کے ظہور کے لئے راستہ ہموار کریں۔

اس دن کی امید کے ساتھ

و من الله التوفيق و عليه التكلان

رب جلیل کا عبد حقیر

محمد فقیہ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented By: www.jafrilibrary.com

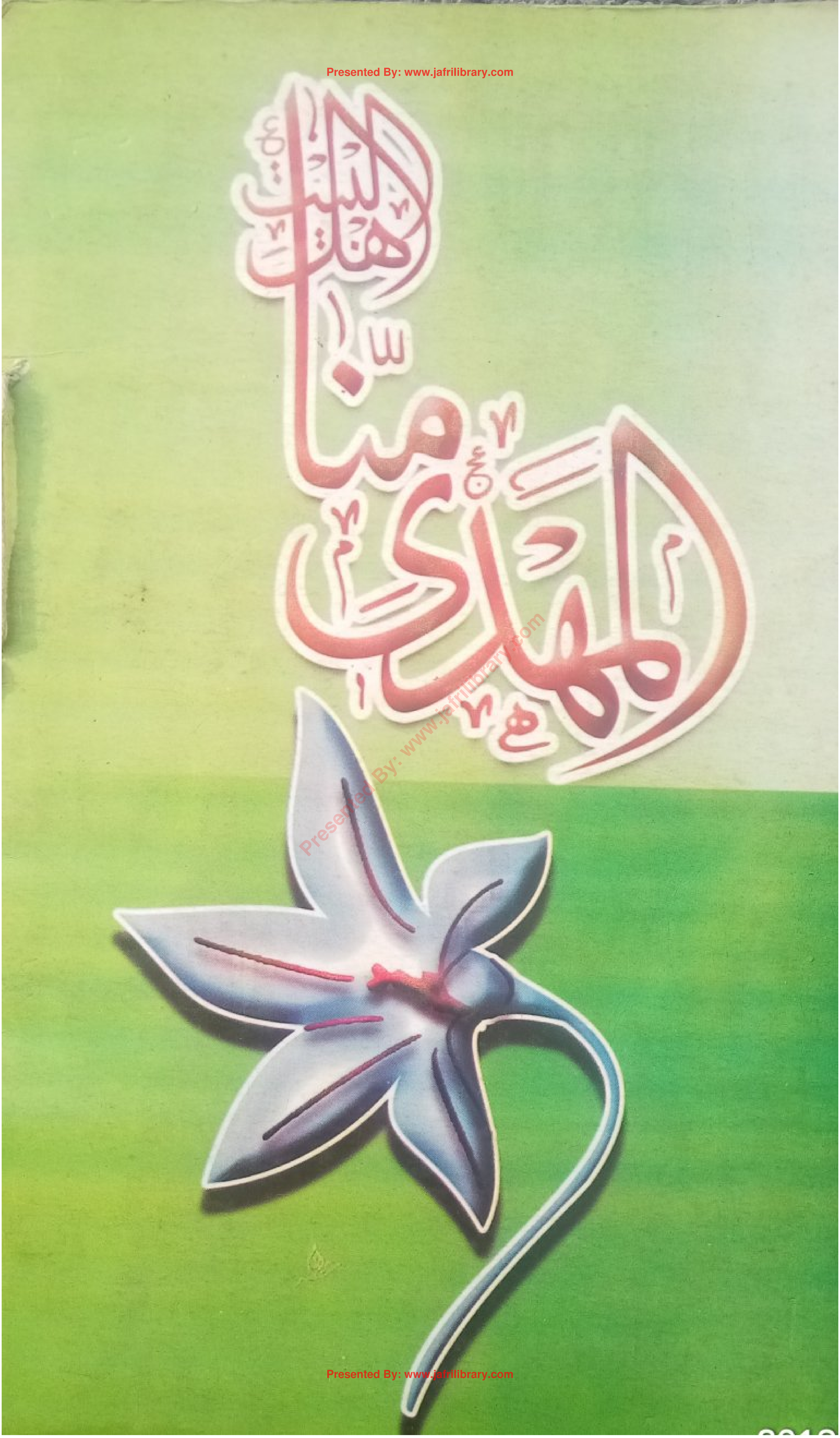

Presented By: www.jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner